انصار اللہ

ناروے

2015

مجلس انصار اللہ ناروے

ڈائمنڈ جوبلی (۱۹۳۰-۲۰۱۵)

ansar.no

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مجلس انصاراللہ

نصاب 30واں سالانہ نیشنل اجتماع مجلس انصاراللہ ناروے 4،5 جون 2016

مقابلہ حسنِ قرأت: سورۃ الصف آیت 14-15 سورۃ جمعہ آیت 1-5

مقابلہ حفظِ قرآن: سورۃ یٰسٓ

مقابلہ نظم: اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے (دُرِّثمین)

ترى محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اُٹھائیں گے (کلام محمود)

وقت کم ہے، بہت ہیں کام چلو (کلام طاہر)

(کوئی سے 3 اشعار پڑھ سکتے ہیں شعر دہرانے کی اجازت نہیں ہوگی)

مقابلہ تقریر: = سیرت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بطور امین وصدیق =توحید باری تعالیٰ

=امن کا پیغام =خوشگوار عائلی زندگی

مقابلہ فی البدیہہ تقریر: عنوان موقع پر دیا جائے گا (وقت 2 تا 3 منٹ)

مقابلہ بیت بازی: =دُرِثمین =کلامِ محمود =کلامِ طاہر =دُرِعدن

کوئز مقابلہ: دینی معلومات، معلوماتِ عامہ

پرچہ دینی معلومات: از نصاب انصار اللہ اور عام سوالات

مقابلہ مضمون نویسی: **کلمہ طیبہ اسلام کا پہلا رکن۔** (مضمون پہنچانے کی آخری تاریخ 15 مئی 2016 ہے۔)

ورزشی نصاب: =فٹ بال =رسہ کشی =کلائی پکڑنا =گولہ پھینکنا =میوزیکل چیئر

دوڑ صف اوّل صف دوئم (50 اور 100 میٹر)۔ بیڈمنٹن بین المجالس

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پروگرام 30واں سالانہ نیشنل اجتماع مجلس انصاراللہ ناروے 4،5 جون 2016

4 جون بروز ہفتہ

03.00 نمازِ تہجد نمازِ فجر ذکرِ حبیب

10.30 رجسٹریشن

11.00 افتتاحی تقریب

تلاوت بمعہ اُردو و نارویجین ترجمہ =عہد =نظم

افتتاحی: خطاب ودُعا

عمومی ہدایات

12.00 **ورزشی مقابلہ جات**

=دوڑ 50 میٹر معیار اوّل =دوڑ 100 میٹر معیار دوئم

=فٹ بال =گولہ پھینکنا =رسہ کشی =کلائی پکڑنا

16.00 وقفہ نماز (ظہر وعصر) وطعام

17.00 **علمی مقابلہ جات**

=پرچہ دینی معلومات =مقابلہ حسن قرأت =مقابلہ حفظ قرآن

=مقابلہ عام دینی معلومات بین المجالس =مقابلہ بیت بازی

25 مئی بروز اتوار

03.00 =نمازِ تہجد =نمازِ فجر =ذکرِ حبیب

10.30 رجسٹریشن

11.00 **علمی مقابلہ جات** =مقابلہ نظم =مقابلہ تقریر =مقابلہ فی البدیہہ تقریر

14.00 **ورزشی مقابلہ جات** =میوزیکل چیئر

15.00 وقفہ نماز (ظہر وعصر) وطعام

16.00 **اختتامی اجلاس وتقسیم انعامات**

نوٹ! حسب ضرورت پروگرام میں تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

انصار اللہ ناروے

۲۰۱۵ء ڈائمنڈ جوبلی نمبر

۱۴۳۶۔۱۴۳۷ ہجری

امیر جماعت احمدیہ ناروے مکرم زرتشت منیر احمد خان صاحب

صدر مجلس انصار اللہ ناروے مکرم رائے عبد القدیر صاحب

مدیر مکرم ڈاکٹر احمد رضوان صادق صاحب

مجلس ادارت مکرم سیّد کمال یوسف صاحب، مکرم مبارک احمد شاہ صاحب

پروف ریڈنگ مکرم قاضی منیر احمد صاحب

معاونت مکرم منصور احمد ڈار صاحب

Baitul Nasr, Søren bullsvei 1, 1051 Oslo Tel; 22447188

ansar.no

فہرست مضامین	صفحہ نمبر	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
القرآن	3	مختصر مساعی ڈائمنڈ جوبلی انصاراللہ ناروے	24
حدیث نبوی ﷺ	4	رپورٹ سالانہ کارکردگی واجتماع مجلس انصاراللہ ناروے ۲۰۱۵	27
ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعودؑ	5	اراکین نیشنل مجلس عاملہ وزعماء مجالس	36
اداریہ	7	نظم	37
پاکیزہ منظوم کلام	11	سفارشات مجلس شوریٰ ۲۰۱۵	39
ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ	12	لائحہ عمل ۲۰۱۶	40
ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ	14	صحت کارنر انصاراللہ	41
مجلس انصاراللہ کے چند اہم سنگ میل	16	انتخاب	43
ناروے میں مجلس انصاراللہ کا قیام و مختصر تاریخ	18	نارویجین حصہ	

ansar.no

القرآن

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُوۡنُوۡۤا اَنۡصَارَ اللّٰهِ كَمَا
قَالَ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ لِلۡحَوَارِيّٖنَ مَنۡ
اَنۡصَارِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الۡحَوَارِيُّوۡنَ
نَحۡنُ اَنۡصَارُ اللّٰهِ فَاٰمَنَتۡ طَّآئِفَةٌ مِّنۡۢ
بَنِىۡۤ اِسۡرَآءِيۡلَ وَكَفَرَتۡ طَّآئِفَةٌ ۚ
فَاَيَّدۡنَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا عَلٰى عَدُوِّهِمۡ
فَاَصۡبَحُوۡا ظٰهِرِيۡنَ ۝۱۵ ع ۲

سورة الصف - آیت ۱۵

ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کے اَنصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ بن مریم نے حواریوں سے کہا تھا (کہ) کون ہیں جو اللہ کی طرف راہ نمائی کرنے میں میرے انصار ہوں؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں۔ پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کر دیا۔ پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آ گئے۔

حدیث نبوی ﷺ

کُونُو اَنصَارَ اللّٰہِ

ترجمہ:

حضرت قتادہؓ آیت یَا أَیُّھَا الَّذِینَ آمَنُوا کُونوا أَنصَارَ اللّٰہِ (اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کے انصار بن جاؤ) کے بارے میں فرماتے ہیں (کہ یہ آیت اس طرح پوری ہوئی) کہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ آپؐ کے پاس ستر (۷۰) آدمی آئے اور انہوں نے آپؐ کی مقام عقبہ پر بیعت کی اور انہوں نے آپ ﷺ کو پناہ دی اور آپ ﷺ کی مدد کی یہاں تک کہ خدا نے آپ ﷺ کے دین کو غالب کر دیا۔

اس بارہ میں ابن اسحاقؒ اور ابن سعدؒ بیان کرتے ہیں کہ جو لوگ آپ ﷺ کو مقام عقبہ پر ملے تھے ان سے آپ ﷺ نے فرمایا۔ مجھے اپنے میں سے ۱۲ ایسے آدمی دو جو اپنی قوم پر کفیل بنیں جیسا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے حواری کفیل بنے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے ان نگرانوں سے فرمایا تم اپنی قوم پر کفیل ہو جیسا کہ حضرت عیسیٰ کے حواری کفیل تھے اور میں اپنی قوم کا کفیل ہوں تو ان سب نے اس کا اقرار کیا۔

(بحوالہ انصار اللہ ربوہ ص۱۲۔ التفسیر المنیر للز حیلی ۱۲۹ ـ ۱۲۸)

ansar.no

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

”سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرّہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپید۔ تیز قدم اٹھاؤ جو شام نزدیک ہے۔ جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو۔ ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو“ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد۱۹ ص۲۶)

” جاننا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ نہایت کریم و رحیم ہے۔ جو شخص اس کی طرف صدق اور صفا سے رجوع کرتا ہے وہ اس سے بڑھ کر اپنا صدق و صفا اس سے ظاہر کرتا ہے۔ اس کی طرف صدق دل سے قدم اٹھانے والا ہرگز ضائع نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ میں بڑے بڑے محبت اور وفاداری اور فیض اور احسان اور کرشمہ خدائی دکھلانے کے اخلاق ہیں۔ مگر وہی ان کو پورے طور پر مشاہدہ کرتا ہے جو پورے طور پر اس کی محبت میں محو ہو جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بڑا کریم و رحیم ہے مگر غنی اور بے نیاز ہے۔ اس لئے جو شخص اس کی راہ میں مرتا ہے وہی اس سے زندگی پاتا ہے۔ اور جو اس کے لئے سب کچھ کھوتا ہے اسی کو آسمانی انعام ملتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کرنے والے اس شخص سے مشابہت رکھتے ہیں جو اول دور سے آگ کی روشنی دیکھے اور پھر اس سے نزدیک ہو جائے یہاں تک کہ اس آگ میں اپنے تئیں داخل کر دے اور تمام جسم جل جائے اور صرف آگ ہی باقی رہ جائے۔ اسی طرح کامل تعلق والا دن بدن خدا تعالیٰ کے نزدیک ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ محبت الٰہی کی آگ میں تمام وجود اس کا پڑ جاتا ہے۔ اور شعلہ نور سے قالب نفسانی جل کر خاک ہو جاتا ہے۔ اور اس کی جگہ آگ لے لیتی ہے۔ یہ انتہا اس مبارک محبت کا ہے جو خدا سے ہوتی ہے۔ یہ امر کہ خدا تعالیٰ سے کسی کا کامل تعلق اس کی بڑی علامت یہ ہے کہ صفات الٰہیہ اس

میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور بشریت کے رذائل شعلہ نور سے جل کر ایک نئی ہستی پیدا ہوتی ہے اور ایک نئی زندگی نمودار ہوتی ہے جو پہلی زندگی سے بالکل مغائر ہوتی ہے اور جیسا کہ لوہا جب آگ میں ڈالا جائے اور آگ اس کے تمام رگ و ریشہ میں پورا غلبہ کر لے تو وہ لوہا بالکل آگ کی شکل پیدا کر لیتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ آگ ہے گو خواص آگ کے ظاہر کرتا ہے۔ اسی طرح جس کو شعلہ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے وہ بھی مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے جس کو اس آگ نے اپنے اندر لے لیا ہے اور اس آگ کے غلبہ کے بعد ہزاروں علامتیں کامل محبت کی پیدا ہو جاتی ہیں کوئی ایک علامت نہیں ہے تا وہ ایک زیرک اور طالب حق پر مشتبہ ہو سکے بلکہ وہ تعلق صدہا علامتوں کے ساتھ شناخت کیا جاتا ہے۔ من جملہ ان علامات کے یہ بھی ہے کہ خدائے کریم اپنا فصیح اور لذیذ کلام وقتاً فوقتاً اس کی زبان پر جاری کرتا رہتا ہے جو الٰہی شوکت اور برکت اور غیب گوئی کی کامل طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور ایک نور اس کے ساتھ ہوتا ہے جو بتلاتا ہے کہ یہ یقینی امر ہے ظنی نہیں ہے اور ایک ربانی چمک اس کے اندر ہوتی ہے اور کدورتوں سے پاک ہوتا ہے اور بسا اوقات اور اکثر اور اغلب طور پر وہ کلام کسی زبردست پیشگوئی پر مشتمل ہوتا ہے اور اس کی پیشگوئیوں کا حلقہ نہائت وسیع اور عالم گیر ہوتا ہے اور وہ پیش گوئیاں کیا باعتبار کمیت اور کیا باعتبار کیفیت بے نظیر ہوتی ہیں کوئی ان کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ اور ہیبت الٰہی ان میں بھری ہوئی ہوتی ہے۔ اور قدرت تامہ کی وجہ سے خدا کا چہرہ ان میں نظر آتا ہے اور اس کی پیش گوئیاں نجومیوں کی طرح نہیں ہوتیں بلکہ ان میں محبوبیت اور قبولیت کے آثار ہوتے ہیں اور ربانی تائید اور نصرت سے بھری ہوئی ہوتی ہیں"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد ۲۲ ص ۱۶)

اداریہ

انصار اللہ کو ۷۵ سال مبارک ہوں

۲۶ جولائی ۱۹۴۰ کو سیّدنا حضرت مصلح موعود نے مجلس انصاراللہ کی تنظیم کے قیام کا اعلان فرمایا تھا جس پر امسال ۷۵ سال پورے ہو رہے ہیں۔ اس مناسبت سے بہت سارے ممالک میں اپنی تاریخ کو یاد رکھنے کی خاطر مجلس انصاراللہ کسی نہ کسی طور سے اس سال کو مجلس انصاراللہ ڈائمنڈ جوبلی کے طور پر منا رہی ہے۔ مجلس انصاراللہ ناروے کا قیام ۱۹۸۱ میں ہوا اور یوں اس کے قیام کو ۳۴ سال ہوئے ہیں۔ اس سال کو منانے کے لئے دوسرے پروگراموں کے علاوہ مجلس شوریٰ انصاراللہ ۲۰۱۴ میں یہ فیصلہ بھی ہوا کہ مجلس انصاراللہ ناروے "انصار اللہ ناروے جوبلی نمبر" شائع کرے گی۔ الحمدللہ کہ مجلس انصار اللہ اس پر عمل درآمد کی توفیق پا رہی ہے۔

بڑھتی ہوئی عمر کے ساتھ جسمانی کمزوریوں میں تو اضافہ ہوتا ہے مثلاً ہماری قریب کی نظر کمزور ہو جاتی ہے، جسم موٹاپے کی طرف مائل ہوتا ہے، جلد لٹکنا شروع ہو جاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔ مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ انسان کی ذہنی صلاحیتوں میں عمر سے اضافہ ہوتا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق ہمارے دماغ ۴۰ سے ۶۰ سال کی عمر کے درمیان صلاحیتوں کے لحاظ سے اپنے جوبن پر ہوتے ہیں۔ پھر آہستہ آہستہ ذہنی صلاحیتوں میں کمی آنی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر انسان اپنی اعلیٰ دماغی صلاحیتوں کے زمانے کو مثبت طریقے سے استعمال کرے تو نہ صرف اپنے لئے بلکہ دوسروں کے لئے بھی نہایت مفید وجود بن سکتا ہے۔ جو لوگ اس زمانے کو صحیح طریقے سے استعمال نہیں کرتے وہ ڈیپریشن کا شکار ہو کر معاشرے پر بوجھ بن سکتے ہیں۔ ہم احمدیوں کو خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے ہماری راہنمائی اور مثبت سمت کے لئے خلافت کی نعمت عطا کی ہے۔

اکثر انبیاء جو خدا تعالیٰ کی طرف سے بھیجے گئے ان کو نبوت عمر کے درمیانی حصہ میں دی گئی۔ آنحضور ﷺ کو یہ خلعت چالیس سال کی عمر میں عطا کی گئی۔ انبیاء اور خلفاء نے اپنی پختگی کی عمر میں نہایت عظیم الشان کام سرانجام دیئے جو آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس انصار اللہ کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

" چالیس سال سے اوپر والے جس قدر آدمی ہیں وہ انصاراللہ کے نام سے اپنی ایک انجمن بنائیں اور قادیان کے وہ تمام لوگ جو چالیس سال سے اوپر ہیں، اس میں شریک ہوں۔ ان کے لئے یہ بھی لازمی ہو گا کہ وہ روزانہ آدھ گھنٹہ خدمت دین کے لئے وقف کریں، اگر مناسب سمجھا گیا تو بعض لوگوں سے روزانہ آدھ گھنٹہ لینے کی بجائے مہینہ میں تین دن یا کم وپیش اکٹھے بھی لئے جاسکتے ہیں۔ اس تنظیم کے ذریعہ علاوہ اور کاموں کے اس امر کی نگرانی رکھی جائے گی کہ کوئی شخص ایسا نہ رہے جو مسجد میں نماز باجماعت پڑھنے کا پابند نہ ہو" (تاریخ احمدیت جلد ۸ ص ۷۷۔۷۹)۔

حضرت مصلح موعودؓ نے انصار کی ذمہ داریوں میں دعوت الی اللہ کرنا، قرآن شریف پڑھانا، شرائع کی حکمتیں بتانا، اچھی تربیت کرنا اور قوم کی دینی کمزوریوں کو دور کرکے اسے ترقی کے میدان میں بڑھانا ہے۔ **مگر سب سے اہم ذمہ داری تربیت اولاد ہے۔** حضور فرماتے ہیں:

" یاد رکھیں کہ انصاراللہ کی سب سے اہم ذمہ داری نئی نسل کی تربیت ہے۔ اگر انصار اپنے بچوں کی اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو وہ ایک اہم مقصد کو حاصل کرنے والے ٹھہریں گے، اس کے لئے آپ کو نیک نمونہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے" (سبیل الرشاد جلد چہارم ص ۱۵۵)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے انصار کے تیسرے سالانہ اجتماع ۱۹۵۷ کے لئے جو نوٹ تحریر فرمایا وہ نہایت قابل توجہ ہے۔ لکھتے ہیں" جہاں تک انصار اللہ کے نصب العین کا تعلق ہے یہ کوئی مشکل یا پیچیدہ مضمون نہیں۔ انصاراللہ کے معانی اللہ کے مددگاروں کے ہیں۔ اور اس سے مراد اس کام میں مدد دینا ہے جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کو قائم کرکے اللہ تعالیٰ دنیا میں سر انجام دینا چاہتا ہے۔ اور قرآن مجید سے ظاہر ہے کہ بنیادی طور پر یہ کام دو حصوں میں منقسم ہے۔ ایک لوگوں تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچانا اور دوسرے جو لوگ اس پیغام کو قبول کریں انہیں اس پیغام کی حقیقت پر قائم کرنا اور یہی وہ کام ہے جسے دوسرے لفظوں میں تبلیغ اور تربیت کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ یہ کام ایک طرف تنظیم کو چاہتا ہے اور دوسری طرف اس کے لیے روپے کی ضرورت ہوتی ہے اس لیئے انصاللہ کا کام دراصل چار حصوں میں تقسیم شدہ ہے۔ اول تبلیغ، دوم تربیت، تیسرے تنظیم اور چوتھے ان کاموں کو چلانے کے لئے روپے کی فراہمی۔ پس یہی وہ نصب العین ہے جو انصاراللہ کے مد نظر ہونا چاہئے۔ یہی وہ مقصد تھا جس کے لئے حضرت مسیح ناصری نے من انصاری الی اللہ کا نعرہ لگا کر خدائی مددگاروں کو کام کی دعوت دی اور یہی وہ عظیم الشان مقصد ہے جس کے لئے ہمارے آقا حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے۔ صرف فرق یہ ہے کہ حضرت عیسٰی کا کام بہت مختصر اور صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک محدود تھا لیکن مسیح موعود کا کام ساری دنیا پر وسیع

ہے۔ اسی لیے حضرت مسیح موعود کو یہ الہام ہوا کہ " ہم ایک نیا آسمان اور نئی زمین بنائیں گے "۔ اس سے ظاہر ہے کہ احمدیت ایک عالمگیر انقلاب کا پیغام لے کر آئی ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہئے کہ کنویں کے مینڈک بن کر نہ رہیں بلکہ اپنی نظروں کو چار اکناف عالم تک وسیع کرکے اور دنیا بھر کے مسائل کا جائزہ لے کر اس انقلاب کے لئے تیاری کریں جو خدا تعالیٰ احمدیت کے ذریعہ دینا میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور احمدیت کا پیغام دراصل اسلام ہی کے دور ثانی کا پیغام ہے۔ جس میں ہمارا خدا اسلام کو ساری دنیا میں اور ساری اقوام پر غالب کرنا چاہتا ہے۔" (الفضل یکم نومبر ۱۹۵۷)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نے مجلس انصاراللہ پاکستان کی ڈائمنڈ جوبلی کے موقع پر رسالہ کی خصوصی اشاعت کے موقع پر اپنے پیغام میں فرمایا:

"اپنے آباء واجداد کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اپنے دینی معیار بلند کرنے ہیں۔ اولاد کی نیک تربیت کرنی ہے۔ انہیں دینیات سکھانی ہے۔ انہیں خلافت سے وابستہ رکھنا ہے۔ انہیں ایم ٹی اے پر خلیفۂ وقت کے خطبات اور تقاریر سنانی ہیں۔ ان سے خلیفہ وقت کو خطوط لکھوانے ہیں۔ انہیں نظام جماعت کی اطاعت اور احترام سکھانا ہے اور ان میں خدمت دین کے جذبے کو ابھارنا ہے۔

انصاراللہ کی عمر ایک پختگی کی عمر ہے، اپنے نمونوں کو بھی نیک بنائیں، اپنے اہل خانہ کو بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی نصیحت کرتے رہیں اور خود کو اور اپنے اہل وعیال کو خلافت اور نظام جماعت سے چمٹائے رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی وناصر ہو اور آپ ہمیشہ پھلتے پھولتے رہیں اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے چلے جائیں۔ آمین۔"

(مدیر)

عمریں دراز ہو گئیں، جذبے جوان ہیں
ہم جان ومال ووقت اور عزت کے راستے

دین متین کے سبھی زندہ نشان ہیں
اے شاہ دو جہاں تیری عظمت کے واسطے

ہاتھوں میں ڈالے ہاتھ یہ ہر بار آ گئے
ہاتھوں میں لے کے عہد اور اقرار آ گئے

اے شاہ دو جہاں تیرے انصار آ گئے
اے شاہ دو جہاں تیرے انصار آ گئے (اطہر حفیظ فراز)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هوالناصر

وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

امام جماعت احمدیہ

لندن

06/08/15

مکرم رائے عبدالقدیر صاحب (صدر مجلس انصاراللہ ناروے)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط ملا جس میں آپ نے 27 جولائی کو مجلس انصاراللہ کو 75 سال پورے ہونے پر مبارکباد دی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ کارکنان کو اپنی ذمہ داریاں احسن رنگ میں نبھانے کی توفیق دے اور سب کی استعدادوں میں ہمیشہ برکت عطا فرماتا رہے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

کلام سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں
مقبول بن کے اس کے عزیز و حبیب ہیں

وہ دور ہیں خدا سے جو تقویٰ سے دور ہیں
ہر دم اسیر نخوت و کبر و غرور ہیں

تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو
کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

اس بے ثبات گھر کی محبت کو چھوڑ دو
اس یار کے لئے رہ عشرت کو چھوڑ دو

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکہ ُعرش کا نزول

اے کرم خاک! چھوڑ دے کبر و غرور کو
زیبا ہے کبر حضرت رب غیور کو

جو لوگ بد گمانی کو شیوہ بناتے ہیں
تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دور جاتے ہیں

اک بات کہہ کے اپنے عمل سارے کھوتے ہیں
پھر شوخیوں کا بیج ہر اک وقت بوتے ہیں

شاید تمہاری آنکھ ہی کر جائے کچھ خطا
شاید وہ بد نہ ہو۔ جو تمہیں ہے وہ بد نما

شاید تمہاری فہم کا ہی کچھ قصور ہو!
شاید وہ آزمائش رب غفور ہو

پس تم بچاؤ اپنی زباں کو فساد سے
ڈرتے رہو عقوبت رب العباد سے

"دو عضو اپنے جو کوئی ڈر کر بچائے گا
سیدھا خدا کے فضل سے جنت میں جائے گا

وہ اک زباں ہے۔ عضو نہانی ہے دوسرا"
یہ ہے حدیث سیّدنا سیّد الوریٰ

ارشاداتِ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

" یاد رکھو تمہارا نام انصار اللہ ہے۔ یعنی اللہ کے مدد گار۔

گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے

اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے۔ اس لئے تم کو بھی کوشش

کرنی چاہیئے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے

کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو کہ یہ کام نسلاً بعد نسل چلتا چلا جاوے اور اس کے دو ذریعے ہو سکتے ہیں۔ ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے اور اس میں خلافت کی محبت قائم کی جائے۔۔۔ اگر تمہارے اطفال اور خدّام ٹھیک ہو جائیں اور پھر تم بھی دعائیں کرو اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو تو پھر تمہارے لئے عرش سے نیچے کوئی جگہ نہیں۔ اور جو عرش پر چلا جائے وہ بالکل محفوظ ہو جاتا ہے۔۔۔ پس اگر تم اپنی اصلاح کر لو گے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو گے تو تمہارا اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہو جائے گا۔ اور اگر تم حقیقی انصار اللہ بن جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کر لو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی۔" (سبیل الرشاد جلد اول ص ۱۱۴)۔

"اس بات کی کوشش کریں کہ ہر ناصر پانچ نمازیں ادا کرے، نماز با جماعت ادا کرے، نماز جمعہ میں شامل ہو۔ خلیفۃ المسیح کے خطبات کو باقاعدہ سنیں" (سبیل الرشاد جلد چہارم ص ۷۷)۔

"پس بچوں کو بھی قرآن کریم پڑھنے کی عادت ڈالیں اور خود بھی پڑھیں۔ ہر گھر سے تلاوت کی آواز آنی چاہیئے۔ پھر ترجمہ پڑھنے کی کوشش بھی کریں" (سبیل الرشاد جلد چہارم، ص ۴۲)۔

"جس قدر آپ کا خلیفہ وقت سے ذاتی تعلق ہو گا اسی قدر آپ دینی و دنیاوی حسنات سے حصہ پائیں گے۔ آپ کے آپس کے تعلقات میں بہتری آئے گی۔ معاشرے میں بھی امن کی فضا قائم ہو گی اس لئے عافیت کے اس حصار

سے فیض پانے کے لئے آپ سب کو خلافت سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کرنا ہو گا۔ غلبہ اسلام اور امن عالم کے لئے دعائیں کرنا ہوں گی۔ اپنے اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہو گا'' (سبیل الرشاد جلد چہارم ص ۱۶۳) ۔

تنظیم انصار اللہ کے اغراض و مقاصد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے خطبات و تقاریر کا خلاصہ یہ ہے کہ انصار اللہ کی تنظیم اس غرض کے لئے قائم کی گئی ہے کہ وہ

۱۔ جماعت میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرے، دینی عقائد کو ذہن نشین کروائے، اعمال خیر کی ترویج میں کوشاں ہو کر اچھی تربیت کے سامان پیدا کرے۔

۲۔ نمازوں کے قیام کی طرف خصوصی توجہ کرے۔

۳۔ قرآن کریم کے سیکھنے اور سکھانے کا اہتمام کرے اور احکام شریعت کی حکمتیں لوگوں پر واضح کرے۔

۴۔ اجتماعی اور انفرادی دعوت الی اللہ کرنے کی طرف متوجہ ہو۔

۵۔ خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لے۔

۶۔ قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دور کر کے اسے ترقی کے میدان میں آگے بڑھائے۔

۷۔ جماعت میں بیداری پیدا کرنے اور اسے قائم رکھنے کی کوشش کرے اور اس غرض کے لئے دوسری تنظیموں سے تعاون کرے تا کہ جماعتی اتحاد میں کوئی رخنہ واقع نہ ہو۔

(ماہنامہ انصار اللہ، حضرت مصلح موعود نمبر مئی، جون، جولائی ۲۰۰۹ ص ۳۶۶)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

مجلس انصار اللہ یوکے کے سالانہ اجتماع کے موقع پر بیت الفتوح لندن میں ۲۰ ستمبر ۲۰۱۵ کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ولولہ انگیز اختتامی خطاب میں سے چند ارشادات:

"پس ۷۵ سال پورے ہونے پر انصار اللہ کی تنظیمیں بھی یہ جائزے لیں کہ ہم میں سے ہر ایک نے اس کے مقاصد کو پورا کرنے میں کس قدر حصہ لیا ہے۔ صرف انصار اللہ کا ممبر ہونا تو مقصد نہیں ہے بلکہ ان مقاصد کے حصول کے لئے اپنی جان، مال، وقت قربان کرنا اصل مقصد ہے تبھی ایک کے بعد دوسری نسل اس کام کو سنبھالنے کے لئے آتی ہے اور آتی رہے گی۔ تبھی ہم اپنی بنیادوں پر قائم رہیں گے۔ تبھی ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے بن سکیں گے۔ اور ہم حقیقت میں نحن انصار اللہ کا نعرہ لگانے والے کہلا سکیں گے"

" اس بات کو سمجھنے کے لئے کہ انصار اللہ کون ہیں آیت (آل عمران ۵۳) میں آنے والے لفظ حواری کو سمجھنا چاہیے۔

۔۔۔ انصار اللہ بننے کا ادراک اس لفظ کو سمجھنے سے بڑھتا ہے۔ اس لفظ کے معانی کو سمجھنے سے ہی اللہ تعالیٰ کے مددگار ہونے کا مطلب واضح ہوتا ہے۔۔۔ پس حواری کے لفظ کے معانی میں پنہاں گہرائی کو سمجھنے کی ہمیں ضرورت ہے۔ حواری کے کئی مطلب ہیں۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے جو کپڑوں کو دھو کر صاف اور اجلا کر دیتا ہے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ جس کو آزمایا جائے تو وہ ہر قسم کی برائیوں اور غلطیوں سے پاک نظر آئے۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو اخلاص سے بھرا ہوا اور صاف ہو۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ ایسا شخص جو اپنے مشوروں میں ایمان دار اور وفا کو مقدم رکھنے والا ہو۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ سچا اور وفادار دوست اور ساتھی۔ اس کا ایک مطلب یہ ہے کہ نبی کا وفادار اور چنیدہ ساتھی، خاص تعلق رکھنے والا ساتھی۔ اس کا ایک ساتواں مطلب یہ ہے کہ خاص مضبوط اور پکا رشتہ اور تعلق رکھنے والا جو کسی طرح ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ پس جب ایک انسان ان خصوصیات کا حامل ہو تو تبھی وہ حقیقی حواری کہلائے گا اور تبھی وہ نحن انصار اللہ کا حق ادا کرنے والا ہو گا۔ پس یہ باتیں سامنے رکھ کر ہر ایک اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ وہ نحن انصار اللہ کا نعرہ لگانے میں کس قدر صادق ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مدد کرنے والے حواری کہلائے کیوں کہ وہ ان خصوصیات کے حامل تھے یا ان خصوصیات کے حامل بننے کا عہد کرنے والے تھے اور اس کے لیے کوشش کرتے تھے۔ جنھوں نے اپنے دلوں کی میل کو بھی دھویا، تقویٰ پیدا کیا اور دوسروں کے دلوں کی میل کو دھونے کا ذریعہ بھی بنے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ایمان میں بڑھنے اور اپنے وعدے اور عہد کو پورا کرنے کی وجہ سے انہیں برائیوں سے پاک رکھا۔ لیکن جب یہ خصوصیات ختم ہو گئیں، ان کو اپنی دنیاوی ترقیات پر ناز ہونے لگا، اپنی نسلوں میں

نیکیاں جاری رکھنے میں وہ سستی کرنے لگے، توحید کی بجائے شرک میں مبتلا ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو روحانی برکات سے محروم کر دیا۔

پس ہمیں یاد رکھنا چاہیے کہ سال گذرنے یا جوبلی منانے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم ان خصوصیات کو نہ مرنے دیں۔ اپنی روحانی حالتوں کو کبھی نیچے نہ آنے دیں۔ اپنے دین کے علم کو بڑھانے والے ہوں۔ جب ہم اپنی تعلیم کو نہ بھولیں۔ جب ہم یہ اعلان کریں کہ ہم نے نبی سے جو عہد وفا اور قربانی کیا ہے اسے ہر حالت میں نبھاتے رہیں گے۔ اور دنیا کی کوئی لالچ ہمیں ہمارے مقصد سے ہٹا نہیں سکے گی۔"

"اگر ہمارے قدم آگے نہیں بڑھ رہے اور ہم وہیں کھڑے ہیں تو ہم نام کے انصاراللہ ہیں۔ ہمیں اپنی قربانیوں، اپنی عملی، اخلاقی حالتوں اور دعوت الی اللہ کے لئے اپنی کوششوں کو دیکھنا ہے۔"

" اگر صرف عاملہ ممبران ہی مقامی سطح سے لے کر مرکزی سطح تک نماز باجماعت کی طرف توجہ کریں تو ۳۵ سے ۵۰ فیصد حاضری تو انہی کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ اگر انصار اس سلسلہ میں اپنے نمونے دکھائیں تو خدام تو پھر خود بخود ان کے نمونے دیکھ کر عمل کرنے شروع کر دیں گے"

یہ پون صدی کا جو سفر ہم نے گزارا اللہ نے ہے انعام یہ انعام اتارا
صد شکر کہ راضی وہ رہا ہم سے شہریار اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

لہرائیں گے اکناف میں دین کا پرچم جاں دیں گے خلافت کی حفاظت کے لئے ہم
اولاد کو رکھیں گے خلافت کا وفادار اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار

اللہ کے انصار ہیں، اللہ کے انصار
ہم لوگ خلافت کے وفادار، وفادار

(لئیق احمد عابد)

مجلس انصار اللہ کے چند اہم سنگ میل

۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ کو قادیان میں خطبہ جمعہ کے دوران مجلس انصاراللہ کے قیام کا اعلان فرمایا۔

۔ حضرت مصلح موعودؓ نے حضرت مولانا شیر علی صاحب کو مجلس انصار اللہ کا پہلا صدر نامزد فرمایا۔ اور آپ کی مدد کے لئے تین سیکرٹریان مقرر فرمائے۔۱۔ حضرت مولوی عبدالرحیم درد صاحب ایم اے، ۲۔ حضرت چوہدری فتح محمد سیال صاحب ایم اے اور ۳۔ حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب۔

۔ مجلس انصاراللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام پہلا اجتماع مسجد اقصیٰ قادیان میں مورخہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۱ کو مکرم نواب محمد دین صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ ہجرت کے بعد پاکستان میں پہلا سالانہ اجتماع ۱۸، ۱۹ نومبر ۱۹۵۵ میں ہوا۔ ۱۹۸۴ تک ربوہ میں مرکزی سالانہ اجتماعات کا سلسلہ جاری رہا۔اب ہر ملک میں انصار اللہ کے الگ اجتماعات ہوتے ہیں۔

۔ مجلس انصار اللہ کا پہلا دفتر گیسٹ ہاؤس جنوری ۱۹۴۳ میں دارانوار کے ایک کمرہ میں قائم کیا گیا۔ اب قادیان میں ایوان انصار اور ربوہ میں ایوان ناصر کے نام سے خوبصورت دفاتر اور گیسٹ ہاؤس موجود ہیں۔

۔ ۲۷ اکتوبر ۱۹۴۳ کو مرکزی مجلس کا ایک اہم اجلاس حضرت مولوی شیر علی صاحب کی صدارت میں ہوا۔ اس اجلاس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کو خاص طور پر مدعو کیا گیا۔ اس اجلاس میں ابتدائی دستور اساسی کی شکل میں کئی فیصلے کئے گئے اور قیادتوں کے قیام کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

حضرت خلیۃ المسیح الثانیؓ نے اسے منظور فرمایا۔ یہ دستور مختلف مراحل سے گزرتا رہا اور اب ۲۰۱۵ میں

۲۰۰ سے زائد قوائد پر مشتمل مطبوعہ شکل میں موجود ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے انصار اللہ میں ۱۴ سے زیادہ شعبے اور قیادتیں ہیں۔

۔ مجلس انصار اللہ کا پہلا بجٹ ۱۹۴۴ میں منظور ہوا۔ کل آمد ۱۸۰۰ روپے۔ خرچ ۱۵۳۵ روپے۔

۔ انصار اللہ کا موجودہ عہد سالانہ اجتماع ۱۹۵۶ کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے تجویز فرمایا۔

۔ ۱۹۵۵ سے ہر سال انصار اللہ کی مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا جانے لگا۔

۔ شوریٰ ۱۹۵۶ کے فیصلہ کے مطابق مجلس انصار اللہ کا جھنڈا تجویز کیا گیا۔

۔ ماہنامہ انصاراللہ اکتوبر ۱۹۶۰ سے شائع ہونا شروع ہوا۔ اس کے علاوہ انصار اللہ مرکزیہ کو علمی اور تربیتی عناوین پر کتب شائع کرنے کی توفیق بھی ملی۔

۔ مجلس انصار اللہ نے جماعتی صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر پاکستان کے پسماندہ علاقے تھرپارکر میں مٹھی کے مقام پر "المہدی ہسپتال" تعمیر کر کے وقف جدید کے سپرد کیا۔

۔ ۳ نومبر ۱۹۸۹ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اعلان فرمایا کہ آئندہ سے ہر ملک کی ذیلی تنظیمیں ملکی سطح پر منتخب ہوں گی اور ہر ملک کا صدر مجلس براہ راست خلیفۃ المسیح کو جواب دہ ہوگا۔ اس طرح حضور نے مجلس مرکزیہ کی بجائے ہر ملک میں الگ الگ ذیلی تنظیموں کا نظام جاری فرمایا۔

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانیؓ صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے آنے والی نسل کو خلافت کی حفاظت کے بارہ میں تاکیدی نصیحت

"جب تک یہ الٰہی امانت ہمارے سپرد رہی اور جہاں تک ہم سے ہو سکا ہم نے خدمت کی۔ اب حکمت الٰہیہ کے ماتحت یہ امانت آپ کے سپرد ہے۔ اس کا حق ادا کرنا آپ لوگوں کے ذمہ ہے۔ پس دیکھنا اسے اپنے سے عزیز رکھنا اور کسی قربانی سے دریغ نہ کرنا"

(رفقائے احمد جلد ۹ ص ۲۷۹)

ناروے میں مجلس انصار اللہ کا قیام، مختصر تاریخ اور کارکردگی

۱۹۴۰ میں مجلس انصار اللہ کا قیام قادیان میں ہوا اور پھر یہ ہندوستان بھر میں قائم ہونا شروع ہوئی۔ تقسیم ہند کے بعد اس کا مرکز پاکستان بنا۔ ۱۹۷۰ کی دہائی میں جب بیرونی ممالک کی جماعتیں مستحکم ہوئیں تو وہاں ذیلی تنظیموں کے قیام کی طرف توجہ پیدا ہوئی۔

اس ضرورت کے پیش نظر ۱۹۷۳ میں انصاراللہ مرکزیہ میں قیادت مجالس بیرون کا قیام عمل میں آیا تاکہ جہاں ممکن ہو وہاں انصار اللہ کی تنظیم قائم کی جائے۔ اس کے لئے ہر ملک کے مربی انچارج کو بلا لحاظ عمر تنظیم کے نائب صدر کے عہدہ پر فائز کیا گیا۔ ابتدائی طور پر قیادت مجالس بیرون کے تحت انگلستان، امریکہ، برما، سری لنکا اور جزائر فجی میں مجالس قائم ہوئیں۔ (خلاصہ تاریخ انصاراللہ جلد اول صفحہ ۲۹۰۔۳۰۰)

۱۹۵۶ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے محترم سیّد کمال یوسف صاحب کا تقرر بطور مبلغ سکنڈے نیوین ممالک کیا۔ ۱۹۸۰ میں انہوں نے مرکز کو تجویز بھجوائی کہ ناروے میں اس وقت ۶ انصار ہیں اس لئے ناروے میں تنظیم انصاراللہ قائم کی جائے۔ مرکز نے اس تجویز کو منظور کر لیا۔ ۱۱ جنوری ۱۹۸۱ کو مرکز نے نائب صدر مکرم کمال یوسف صاحب کی سفارش پر پہلے ناظم اعلیٰ مکرم سید محمود شاہ صاحب کو نامزد کیا۔ یوں مجلس انصاراللہ ناروے کا باقاعدہ قیام ہوا۔ الحمد اللہ علیٰ ذالک۔

مجالس بیرون پاکستان کو منظّم کرنے کے لئے صدر مجلس حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی منظوری سے مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب نائب صدر انصاراللہ مرکزیہ کو ۱۹۸۱ میں بیرون مجالس کے دورہ پر بھجوایا۔ اس دورہ میں آپ ۲۲ مئی ۱۹۸۱ کو ناروے بھی تشریف لائے اور ضروری تربیتی امور سے آگاہ کیا۔ آپ نے پہلی مجلس عاملہ برائے سال ۱۹۸۱۔۱۹۸۲ کی بھی منظوری دی۔

صدران مجلس انصاراللہ ناروے: نومبر ۱۹۸۹ کو ناروے کے پہلے صدر انصار اللہ سید احمد علی شاہ صاحب جو اس وقت ناظم اعلیٰ کے عہدہ پر تھے، مقرر ہوئے۔ جو دسمبر ۲۰۰۱ تک صدر رہے۔

دوسرے صدر مکرم چوہدری محمد احمد منیر صاحب تھے جو یکم جنوری ۲۰۰۲ سے ۳۰ جون ۲۰۰۳ تک صدر مجلس رہے۔ تیسرے صدر مکرم میر عبد السلام بنے جو یکم جولائی ۲۰۰۳ سے ۱۸ اپریل ۲۰۰۸ تک رہے۔

چوتھے صدر انصاراللہ ناروے مکرم بشارت احمد صابر صاحب بنے جو ۱۹ اپریل ۲۰۰۸ سے ۳۱ دسمبر ۲۰۱۳ تک۔

ان کے بعد پانچویں اور موجودہ صدر مکرم رائے عبد القدیر صاحب ہیں جو یکم جنوری ۲۰۱۴ سے خدمات بجالا رہے ہیں۔

مجالس کا قیام: یکم جنوری ۱۹۹۳ کو ۷ مجالس انصار اللہ کا قیام عمل میں آیا۔ اب تک اللہ کے فضل سے ناروے میں ۱۳ مجالس انصار اللہ قائم ہو چکی ہیں۔

اراکین مجلس عاملہ ۲۰۰۵ اپنے محبوب آقا کے ہمراہ

اراکین مجلس عاملہ ۲۰۱۱ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ

زعماء مجالس ۲۰۱۱ حضور کی معیت میں

مجلس شوریٰ: پہلی مجلس شوریٰ مجلس انصار اللہ ناروے ۱۵ جون ۱۹۹۱ کو منعقد ہوئی۔ اس کے بعد باقاعدگی سے اس کا انعقاد ہو رہا ہے۔ امسال مجلس نے اپنی ۲۶ ویں مجلس شوریٰ کا انعقاد کیا۔

اجتماعات مجلس انصار اللہ ناروے: مجلس انصاراللہ ناروے کا پہلا سالانہ اجتماع ۹ تا ۱۱ ستمبر ۱۹۸۳ میں منعقد ہوا۔ جس میں ۸ انصار اور ۴ خدام نے شرکت کی۔ اس کے بعد باقاعدگی سے سالانہ اجتماعات کی انعقاد ہوتا ہے۔ امسال مجلس نے اپنے ۲۹ویں اجتماع کا انعقاد کیا۔ جس میں ۱۳۰ انصار نے شرکت کی۔

سکنڈے نیوین اجتماعات: ۶۔۷ جون ۱۹۸۷ کو پہلا سکنڈے نیوین ممالک (ناروے، سویڈن اور ڈنمارک) کا مشترکہ سالانہ اجتماع کوپن ہیگن ڈنمارک میں منعقد ہوا۔ ۲۱۔۲۲ مئی ۱۹۸۸ کو دوسرا سکنڈے نیوین اجتماع اوسلو ناروے میں منعقد ہوا۔ یکم اور دو جولائی ۱۹۸۹ کو صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر تیسرا سکنڈے نیوین اجتماع اوسلو ناروے میں منعقد ہوا۔ پھر چوتھا اور پانچواں اجتماع کوپن ہیگن میں جبکہ چھٹا اجتماع اوسلو میں، ساتواں اجتماع گاٹن برگ سویڈن میں، آٹھواں سالانہ اجتماع جولائی ۱۹۹۵ کو اوسلو میں ہوا۔ اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے سکنڈے نیوین اجتماع ختم کر کے اپنے اپنے ملک میں سالانہ اجتماعات کے انعقاد کی اجازت مرحمت فرمائی۔

یورپیئن اجتماعات: پہلا یورپیئن اجتماع ۱۲۔۱۳ نومبر ۱۹۸۸ کو لندن میں ہوا جس میں ناروے سے دو انصار شامل ہوئے۔ دوسرا یورپیئن ۲۸۔۲۹ اکتوبر ۱۹۸۹ کو لندن میں ہوا جس میں ناروے سے ۵ انصار نے شرکت کی۔ تیسرا اجتماع ۲۱۔۲۳ ستمبر ۱۹۹۰ کو لندن میں ہوا جس میں ناروے سے ۵ انصار نے شرکت کی۔

اجتماع انصاراللہ ناروے ۲۰۱۳ میں سویڈن اور بیلجیئم کے مہمانان گرامی ناروے کے انصار کے ہمراہ

"طاہر سووینئر ۱۹۹۵" : یہ رسالہ مجلس انصار اللہ نے آٹھویں سالانہ سکنڈے نیوین اجتماع کے موقع پر شائع کیا ۔اس رسالہ میں اگست ۱۹۸۰ سے اکتوبر ۱۹۹۴ تک کی تاریخ انصار اللہ ناروے پیش کی گئی ہے۔

"انصار اللہ ناروے": انصار اللہ ناروے کو عرصہ سے ایک باقاعدہ مجلہ کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ چنانچہ ۲۰۱۰ سے یہ مجلہ سال میں ایک دفعہ باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ پہلے ایڈیٹر مکرم ڈاکٹر احمد رضوان صادق صاحب مقرر ہوئے جبکہ مجلس ادارت میں مکرم سیّد کمال یوسف صاحب اور مکرم مبارک احمد شاہ صاحب شامل ہیں۔ پروف ریڈنگ کے فرائض مکرم قاضی منیر احمد صاحب ادا کر رہے ہیں۔

اراکین مجلس ادارت انصار اللہ ناروے اپنے آقا کے ساتھ

"**ورزش کے طریقے**" کے عنوان سے ۲۰۱۴ میں ایک کتابچہ شائع کیا گیا جس میں ممبران انصار اللہ کی صحت کے لئے ورزش کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ قائد صحت جسمانی مکرم سیّد انور شاہ صاحب نے اس کی اشاعت اور تقسیم کے لئے بھرپور کوشش کی۔

مسجد بیت النصر کے لئے انصار اللہ نے نمایاں قربانی کی۔ اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے مال اور نفوس میں برکت عطا فرمائے۔ آمین۔

مسجد کی صفائی اور حفاظت کی ڈیوٹیوں میں بھی انصار اللہ نمایاں قربانیاں پیش کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین۔

تبلیغی مساعی: مجلس انصاراللہ نے تبلیغی سٹال لگا کر اور اوسلو سے باہر دورے اور لٹریچر کی تقسیم میں بھرپور حصہ لیا۔

بیڈ منٹن: حال ہی میں مجلس انصار اللہ کی طرف سے مسرور حال میں بیڈ منٹن کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس سے نمازوں پر حاضری اور آپس کے تعلقات پر نہایت مثبت اثر پڑ رہا ہے۔

زعماء مجالس انصار اللہ ۲۰۱۴

مختصر مساعی ڈائمنڈ جوبلی انصار اللہ ناروے ۲۰۱۵

مجلس شوریٰ ۲۰۱۴ میں انصار اللہ کی ڈائمنڈ جوبلی منانے کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے پروگرام بنائے گئے جس کے مطابق

۱۔ مجلس انصار اللہ ناروے کی طرف سے ۷۵ ہزار کرونز حضور انور کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ ناروے کے اکثر انصار نے بخوشی ۵۰۰ کرونز اس مد میں ادا کئے۔ مجلس انصار اللہ ناروے کے پانچ کارکنان نے ۲۷ جولائی ۲۰۱۵ کو یہ رقم حضور کو لندن جا کر پیش کی۔ ان کارکنان میں مکرم رائے عبد القدیر صاحب صدر انصار اللہ، مکرم عامر نصیر صاحب نائب صدر، مکرم ڈاکٹر احمد رضوان صادق صاحب نائب صدر صف دوم، مکرم رانا نعیم احمد صاحب قائد عمومی اور مکرم جمیل احمد قمر صاحب سیکریٹری امور عامہ شامل تھے۔ یہ رقم حضور انور نے بعد میں نارتھ پول ناروے کی مسجد کی مد میں مرحمت فرمائی۔

وفد جس نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ۲۷ جولائی ۲۰۱۵ کو تحفہ پیش کیا۔

دائیں طرف سے: مکرم رانا نعیم احمد صاحب، مکرم رائے عبد القدیر صاحب، حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، مکرم عامر نصیر احمد صاحب، مکرم جمیل احمد قمر صاحب اور ڈاکٹر احمد رضوان صادق صاحب۔

۲۔ امسال سالانہ اجتماع کو **جوبلی اجتماع** کے طور پر منعقد کیا گیا۔ اس کی الگ رپورٹ اگلے صفحات پر پیش ہے۔

۳۔ سالانہ اجتماع کے موقع پر **ایک پین** جس پر

75 År Platinium Jubilee Majlis Ansarullah 1940 – 2015 اور www.ahmadiyya.no

تحریر تھا، تمام شامل ہونے والے انصار کو پیش کیا گیا۔ اس پین کی کچھ تعداد حضور انور کی خدمت میں بھی پیش کی گئی۔

۴۔ اجتماع انصاراللہ سویڈن کے موقع پر **بیڈمنٹن کا ٹورنامنٹ** ہوا جس میں ناروے سے تین افراد مکرم مبشر احمد صاحب، مکرم وحید احمد سعید صاحب اور مکرم منیر احمد صاحب نے شرکت کی۔

۵۔ **یوکے کے ڈائمنڈ جوبلی اجتماع انصاراللہ** کے موقع پر ناروے سے ۲۰ انصار نے شرکت کی۔ اور آٹھ انعامات حاصل کئے۔ علمی مقابلہ جات میں دو اول انعام مکرم خواجہ عبد المومن صاحب (فی البدیہہ تقریر) اور مکرم راجہ فرحت احمد صاحب (حفظ قرآن) نے، اور دو دوئم انعام مکرم بشارت احمد صابر صاحب (تلاوت اور حفظ قرآن) نے حاصل کئے۔ ورزشی مقابلہ جات میں مکرم رانا طاہر محمود صاحب (دوڑ دوئم) اور مکرم سید انور شاہ صاحب (دوڑ اور گولہ پھینکنا، دوئم) نے انعام حاصل کئے۔ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب نے مشاعرہ میں اپنا کلام بھی سنایا۔ اجتماع کے موقع پر مختلف ممالک سے شامل ہونے والے صدران انصار اللہ کی گروپ فوٹو بھی حضور کے ساتھ بنوانے کا شرف حاصل ہوا۔ اسی طرح ناروے کے وفد کو بھی حضور کے ساتھ گروپ فوٹو بنوانے کا شرف حاصل ہوا۔ صدر مجلس انصاراللہ ناروے نے اجتماع کے موقع پر خطاب بھی کیا۔

۔مجلس انصار اللہ یوکے کا شائع کردہ لفظی ترجمۃ القرآن اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آڈیو USB ناروے کے انصار کے لئے فراہم کی گئیں۔

۔رسالہ انصار اللہ ناروے ۲۰۱۵ کو جوبلی نمبر کے طور پر شائع کیا جارہا ہے۔

دو نوافل روزانہ: حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق

ہر احمدی کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کے لئے ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی تکلیف میں مبتلا ہیں۔۔۔

حضور نے ۱۲ فروری ۲۰۱۶ کو آئندہ چالیس ہفتوں میں کم از کم چالیس روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا ہے۔جماعت ناروے نے سوموار کا دن نفلی روزہ کے لئے مقرر کیا ہے۔ حضور نے مزید فرمایا کہ صدقات دیں، نوافل پڑھیں اور دعاؤں کے ذریعہ اللہ کے عرش کو ہلا دیں۔

وہ مشکل دور کرتا ہے

حضرت عائشہؓ نے رسول کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ دعا کرتے ہوئے سنا۔

اے اللہ ! تجھے اس پاک طیب برکت والے اور سب سے پیارے نام کا واسطہ کہ جس کا نام لے کر تجھے پکارا جائے تو تُو دعا قبول کرتا ہے اور جب اس نام کے ساتھ تجھ سے مانگا جائے تو تُو عطا کرتا ہے اور جب اس کے نام کے ساتھ رحمت طلب کی جاتی ہے تو تُو رحم فرماتا ہے اور اس نام کے واسطے سے تجھ سے مشکل کشائی کا تقاضا کیا جاتا ہے تو تُو مشکل دور فرماتا ہے۔

(سنن ابن ماجہ کتاالدعا باب اسم اللہ الاعظم حدیث نمبر ۳۸۴۹۔بحوالہ رازنامہ الفضل ۱۶ فروری ۲۰۱۶)

سالانہ رپورٹ کارکردگی مجلس انصاراللہ ناروے برائے سال ۲۰۱۵

شعبہ عمومی: دوران سال نیشنل مجلس عاملہ اور زعماء مجالس کے 13 مشترکہ اجلاس ہوئے۔اور 2 زعماء مجالس کے علیحدہ اجلاس ہوئے۔ شعبہ عمومی کی طرف سے جنوری 2015 میں سالانہ لائحہ عمل تیار کر کے 12 مجالس کو بھجوایا گیا۔ سال کے آغاز پر تمام ممبران نیشنل عاملہ اور زعماء مجالس کو 12 ماہ کے رپورٹ فارم دئے گئے۔ لیکن دوران سال 3-4 مجالس نے باقاعدگی سے رپورٹ دی بقیہ مجالس نے 2 ماہ یا 3 ماہ کی اکٹھی رپورٹ دی۔

شعبہ تجنید : کل مجالس 12 ۔ کل انصار: 239 ۔ صفِ اوّل: 112 صفِ دوئم: 127

یکم جنوری 2015 سے 7 مجالس کے 9 خدام جو 2014 میں انصار ہوئے انہیں یکم جنوری 2015 سے انصاراللہ کی تنظیم میں شامل کیا گیا ان 9 نئے انصار کو خوش آمدید کہنے کے لئے 6 جنوری 2015 کو تقریب منعقد ہوئی۔ نیز تمام مجالس کی تجنید 2015 مکمل کی گئی اور مجالس کو بھجوائی گئی۔ ایک ناصر کی معافی ہوئی اور ایک ناصر مکرم عبدالرشید انور صاحب ستمبر میں وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ واناالیہ راجعون

سالانہ اجتماع اور شوریٰ کی رپورٹ الگ طور پر بیان کی گئی ہے۔

شعبہ تبلیغ : ہر ناصر کو انفرادی تبلیغ میں حصّہ لینے کے لئے سال کے دوران ہدف مقرر کرنے کو کہا گیا۔ امسال نارتھ کیپ کے علاقہ میں بذریعہ ڈاک ایک لاکھ کی آبادی تک یک ورقہ پمفلٹ تقسیم کیا گیا۔ دورانِ سال 6 مجالس نے 4 جلسہ سیرۃالنبیؐ منعقد کیے۔ جس میں 12 غیر از جماعت احباب بھی شریک ہوئے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ 25 قرآن مجید تحفتہً دیے گئے۔ 12 بذریعہ post اور 13 انفرادی ملاقاتوں کے ذریعہ تقسیم کیے۔ دورانِ سال 8 مجالس کے 25 انصار نے تبلیغ کی۔ 700 کے تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا۔ علاوہ ازیں 15 کتب بھی 6 افراد کو بذریعہ ڈاک بھجوائی گئیں۔

شعبہ ایثار: جماعت احمدیہ ناروے کی طرف سے ہر سال یکم جنوری کو مثالی وقارِ عمل منایا جاتا ہے، چنانچہ یکم جنوری 2015 کو تین جگہوں پر (2 اوسلو میں اور ایک کرسچن ساند) مثالی وقارِ عمل ہوا، جس میں 8 مجالس کے 50 انصار نے حصہ لیا۔ دوران سال 52 ہفتوں کے دوران 12 مجالس کے 110 انصار نے بیت النصر اوسلو اور کرسچن ساند مسجد کی صفائی کی۔ اس کے علاوہ 12 مرتبہ خصوصی تقریبات کے موقع پر 30 انصار نے دونوں مساجد کی صفائی کی۔ 2015 میں سال کے آغاز پر اور اپریل اور ستمبر میں تین ہسپتالوں اور 2 Old homes میں 15 انصار نے بیماروں کی تیمارداری کی اور پھول پیش کیے۔

سیکورٹی بیت النصر: مسجد بیت النصر کی سیکورٹی کے لئے جماعت کی طرف سے مجلس انصاراللہ کو ہفتہ میں 5 ڈیوٹیاں فی ڈیوٹی 8 گھنٹے ملی ہوئی ہیں۔ دوران سال 260 ڈیوٹیاں فی ڈیوٹی 8 گھنٹے 10 مجالس کے 80 انصار نے 2080 گھنٹے یہ ڈیوٹی سرانجام دی۔ ڈیوٹیوں کے سلسلے میں دورانِ سال بھی مشکلات رہی ہیں۔ خاص کر جن مجالس کے انصار کی تعداد کم ہے وہاں سے انصار ڈیوٹی کم دیتے ہیں جس کی وجہ سے مشکل پیدا ہوتی ہے۔ مسجد کی حفاظت

ہم سب کا فرض ہے۔ اس لیے وقت کی قربانی کے جذبہ کے تحت ناروے کے تمام انصار کو ڈیوٹیاں میں حصہ لینا چاہئے۔ شوریٰ کے تمام ممبران سے درخواست ہے کہ جو انصار ابھی تک ڈیوٹی میں حصہ نہیں لے سکے انہیں پیار و محبت سے سمجھانے کی کوشش کریں۔ تا کہ وہ اس خدمت کو بجالا سکیں۔

شعبہ تعلیم: امسال مضمون نویسی کے لیئے عنوان ''زکوۃ اسلام کا چوتھا رکن ہے'' مقرر کیا گیا۔ ۱۳ انصار نے حصہ لیا۔ نیز دوران سال جماعت احمدیہ ناروے نے جو کتب مطالعہ کے لئے رکھی تھیں وہی کتب مجلس انصاراللہ نے بھی انصار کے مطالعہ کے لیے رکھیں۔ تمام مجالس کو ان کتب سے متعلق بتایا گیا۔ نیز مطالعہ کتب کا شوق بڑھانے کے لیے 50 USB خرید کر جلسہ سالانہ کے موقع پر انصار کو قیمتاً دی گئیں اور انھیں بہت پسند کیا گیا کہ گاڑی میں کتب حضرت مسیح موعودؑ سن سکتے ہیں۔

شعبہ تربیت جنوری 2015 میں تمام انصار کو خط تحریر کیا گیا جس میں نئے سال کی مبارکباد دی گئی۔ نیز نمازوں، تلاوت، خطبہ جمعہ کا سننا۔ اور ورزش کی طرف توجہ دلائی گئی۔ نیز رمضان المبارک میں تربیتی امور پر توجہ دلائی گئی۔ اور بچوں کے ساتھ والدین کو محبت سے پیش آنے کی تحریک کی۔

شعبہ صحت جسمانی: سال کے آغاز پر تمام انصار کو تحریراً صحت کو برقرار رکھنے کے لئے کم از کم 15 منٹ ورزش کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی۔ سالانہ اجتماع ناروے کے موقع پر انصار نے کھیلوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کتابچہ ورزش کے طریقے 9 نئے شامل ہونے والے انصار کو دیے۔

شعبہ تعلیم القرآن و وقف عارضی: شوریٰ 2013 کی سفارشات کے مطابق سکائپ کے ذریعے قرآن مجید پڑھانے کے لئے گھروں میں سہولت مہیا کرنے کے لیے انٹرنیٹ پر ویب سائٹ بھی بنائی گئی۔ اس سال بھی باقاعدہ اعلان کروا کر کلاس کا آغاز کیا گیا جو ہر جمعرات کو شام بعد نماز مغرب رکھی گئی تھی۔ لیکن حاضری نہ ہونے کے برابر تھی۔ مکرم بشارت احمد صابر صاحب کلاس لینے کے لیے باقاعدہ مسجد میں تشریف لاتے رہے۔

شعبہ مال: سال کے آغاز پر تمام مجالس نے اپنے بجٹ مکمل کر لئے۔ تمام انصار کو سال کے آغاز پر مالی قربانی کی اہمیت پر ایک خط تحریر کیا گیا۔ جس میں سال 2015 کا بجٹ بھی ہر ناصر کو تحریراً لکھ کر بھجوایا۔ تا کہ وہ اس کی ادائیگی جلد از جلد کر سکے۔ انصاراللہ کی تنظیم کے 75 سال مکمل ہونے پر مجلس نے حضور انور کو تحفۃً پیش کرنے کے لئے 75000 ہزار کرونر کا وعدہ کیا تھا جو مجلس کے انصار نے تقریباً پورا کر دیا ہے۔ اور مجلس نے 27 جولائی کو حضور انور کی خدمت میں یہ تحفہ پیش بھی کر دیا ہے۔ چندہ مجلس اور اجتماع کی وصولی میں تقریباً 15٪ کمی باقی ہے۔ اس کی طرف خصوصی توجہ دینی ہو گی۔ انصار اس اکاؤنٹ (۱۵۰۳۱۴۳۲۶۷۴) میں بھی اپنا چندہ مجلس و اجتماع جمع کروا سکتے ہیں۔

شعبہ تربیت نومبائع: مجلس میں صرف 4 نومبائع انصار ہیں۔ ایک نومبائع فعال ہیں۔ باقی سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

شعبہ تحریک جدید و وقف جدید: امسال جماعت نے ذیلی تنظیموں کو وعدہ جات لینے کی ذمہ داری دی۔ مجلس نے تمام انصار کے وعدہ جات وصول کر کے نیشنل سیکرٹری تحریک جدید و وقف جدید کو دیے۔ جو انصار اس میں شامل نہیں تھے ان کے وعدہ جات بھی لے کر دئے گئے۔

شعبہ اشاعت: دوران سال ایک شمارہ انصاراللہ ناروے شائع ہوا۔

شعبہ آڈٹ: مقامی آڈیٹر نے سال 2013 اور 2014 کا حساب چیک کر لیا ہے۔

عملدر آمد تجاویز شوریٰ 2014: 2014 کی مجلس شوریٰ میں 4 تجاویز تھیں۔ تبلیغ اور تربیت کی تجاویز پر 20٪ عملدر آمد ہوا۔ جبکہ تیسری تجویز پلاٹینیم جوبلی پر 80٪ عمل ہوا۔ تبلیغ اور تربیت کی جن سفارشات پر دورانِ سال عمل نہیں ہوا انہیں 2015 کی مجلس شوریٰ کی تجاویز میں رکھا گیا ہے۔ تاکہ عملدر آمد کے لئے بہتر منصوبہ بندی کی جاسکے۔

امسال بھی صف دوئم کے انصار سے ذاتی روابط بڑھانے کی کوشش کی گئی ہے۔ زعماء مجالس کو دورانِ سال خطوط تحریر کئے گئے۔ جن میں انہیں انصار کی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ورزش کی طرف توجہ دلائی گئی۔

سالانہ رپورٹ 2015 کے مطابق شوریٰ 2104 کے فیصلہ جات پر عملدر آمد میں تبلیغ اور تربیت میں کمی رہی ہے۔ بیت النصر کی ڈیوٹی میں بھی گزشتہ سال کی طرح کچھ دقت رہی۔ ہر مجلس کو اپنا اجلاس باقاعدگی سے کرنا چاہیئے۔ مجلس کی کارکردگی کو بہتر کرنے کے لئے زعماء مجالس کے نظام کو بہتر کرنا ہو گا۔ مجموعی طور پر انصار کی کارکردگی پہلے سے بہتر ہوئی ہے۔ لیکن وقت کی قربانی کی روح میں انصار میں کچھ کمی ہے۔ اس کی طرف خاص توجہ کی ضرورت ہے۔ اور ہر زعیم کا اپنی مجلس کی ہر ناصر سے ذاتی رابطہ اس کمی کو دُور کرنے میں معاون ثابت ہو سکتا ہے۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی فعال خدمت کی توفیق دیتا رہے۔ جو اس کے ہاں قبولیت پائے۔ آمین ثم آمین۔

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ ناروے)

اک نہ اک دن پیش ہو گا تو فنا کے سامنے
چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

ہر کوئی مجبور ہے حکم خدا کے سامنے
چھوڑنی ہو گی تجھے دنیائے فانی ایک دن

مستقل رہنا ہے لازم اے بشر تجھ کو سدا
رنج و غم یاس و الم فکر و بلا کے سامنے

بارگاہ ایزدی سے تو نہ یوں مایوس ہو
مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے

حاجتیں پوری کریں گے کیا تری عاجز بشر
کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

راستی کے سامنے کب جھوٹ پھلتا ہے بھلا
قدر کیا پتھر کی لعل بے بہا کے سامنے

(کلام حضرت مسیح موعودؑ)

رپورٹ انتیسواں سالانہ نیشنل اجتماع ۲۰۱۵ مجلس انصاراللہ ناروے

مجلس انصاراللہ ناروے کا ۲۹ واں سالانہ نیشنل اجتماع ۲۴ اور ۲۵ مئی ۲۰۱۵ بروز اتوار اور سوموار بیت النصر اوسلو میں منعقد ہوا۔ یہ اجتماع انصاراللہ کے ۷۵ سال پورے ہونے پر ڈائمنڈ جوبلی کے طور پر منعقد کیا گیا۔ امسال اجتماع کے ناظم اعلیٰ ڈاکٹر احمد رضوان صادق صاحب، نائب صدر صف دوم تھے۔

افتتاحی اجلاس کی صدارت مکرم و محترم شاہد محمود کاہلوں مبلغ سلسلہ نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مع اردو ترجمہ مکرم بشارت احمد صابر صاحب نے کی۔ نارویجین ترجمہ مکرم ظہور احمد چوہدری صاحب نے پڑھا۔ اس کے بعد مکرم رائے عبدالقدیر صاحب صدر مجلس انصاراللہ ناروے نے کھڑے ہو کر انصاراللہ کا عہد دہرایا۔ مکرم عبدالمنعم ناصر صاحب نے نظم پیش کی۔

اس کے بعد مبلغ سلسلہ شاہد محمود کاہلوں صاحب نے افتتاحی خطاب میں انصار اللہ کو اپنے تقویٰ کا معیار بڑھانے کی طرف توجہ دلائی۔ نیز آپ نے روحانی خزائن کے مطالعہ اور گھروں میں اس کا درس دینے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اس کے بعد صدر مجلس انصار اللہ نے اجتماع سے خطاب کیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا مجلس انصار اللہ قیام کے کا مقصد بیان کرتے ہوئے چار باتوں، نماز باجماعت کی پابندی، ناخواندہ افراد کی تعلیم، دعوت اللہ اور تربیت اولاد کی طرف توجہ دلائی۔ اسی طرح

آپ نے ناروے میں انصار اللہ کی تنظیم کی بنیاد رکھنے کا ذکر کیا۔ آخر میں آپ نے حضور ایدہ اللہ کے یو کے انصار اللہ سے خطاب مقا کا اقتباس پڑھ کر سنایا۔ صدر مجلس انصار اللہ کے خطاب کے بعد قائد عمومی نے عمومی ہدایات پڑھیں اور اس کے بعد ورزشی بلہ جات کے لئے انصار میدان عمل میں تشریف لے گئے۔ جو مسجد بیت النصر سے تقریباً 150 میٹر کے فاصلے پر تھا۔ وہاں پر ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے جن میں 50 میٹر، 100 میٹر دوڑ معیار اوّل، گولہ پھینکنا معیارِ اوّل، گولہ پھینکنا معیار دوم اور فٹ بال شامل تھا۔ انصار نے مقابلہ جات میں جوش و خروش سے حصہ لیا، گو کہ موسم کچھ ٹھنڈا تھا اور ہلکی پھلکی بارش بھی ہو رہی تھی۔

پہلے دن کے ورزشی مقابلہ جات 15:45 پر ختم ہوئے۔ اس کے بعد دوپہر کا کھانا طعام کیا گیا۔ اجتماع کے پہلے دن کا دوسرا اجلاس مکرم رائے عبد القدیر صاحب صدر مجلس انصار اللہ ناروے کی زیر صدارت ٹھیک 17:30 تلاوت قرآنِ مجید سے ہوا۔ جو تلاوت بمعہ اردو ترجمہ مکرم جمیل احمد قمر صاحب نے کی۔ اس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ جن میں حسنِ قرأت، حفظ قرآن، نظم، پرچہ عام دینی معلومات، بین المجالس کوئز، بیت بازی شامل تھے۔

اس کے بعد شام 19:00 نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

۲۵ مئی ۲۰۱۵ اجتماع کا دوسرا دن تھا۔ صبح تین بجے نماز تہجد اور سوا تین بجے نماز فجر سے دوسرے دن کا آغاز ہوا۔ نماز کے بعد

سیّد کمال یوسف صاحب نے ذکر حبیب کے موضوع پر درس دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔

دوسرے دن کا اجلاس اوّل زیر صدرات مکرم رائے عبد القدیر صاحب مجلس انصار اللہ ناروے 11.10 پر شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم راجہ فرحت احمد صاحب نے کی۔ اور مربی سلسلہ جماعت احمدیہ ناروے صاحب نے دُعا کروائی۔ آج ورزشی مقابلہ جات میں رسہ کشی، کلائی پکڑنا، اور میوزیکل چیئرز شامل تھیں۔ ۲ بجے نماز ظہر اور اس کے بعد بقایا علمی مقابلہ جات ہوئے جو کہ چار بجے اختتام پذیر ہوئے۔ پانچ بجے کھانا تناول کیا گیا۔

اختتامی اجلاس زیرِ صدارت مکرم و محترم زرتشت منیر احمد خاں صاحب نیشنل امیر جماعت ہائے احمدیہ ناروے شروع ہوا۔ تلاوت قرآنِ کریم حافظ لطف الرحمان صاحب نے کی اور اردو ترجمہ مکرم نعیم احمد خاں صاحب پڑھا۔ اور نارویجین ترجمہ مکرم ڈاکٹر محمد اعظم منصور صاحب نے پڑھا۔ عہد صدر مجلس انصار اللہ ناروے مکرم و محترم رائے عبد القدیر صاحب نے دُہرایا۔ نظم مکرم رانا طاہر محمود صاحب نے دُرّ ثمین سے پڑھی۔

پھر تقریب تقسیم انعامات ہوئی جو محترم نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے نے دئے۔انعامات کی تقسیم کے بعد صدر مجلس انصار اللہ نے خطاب کیا اور اپنے خطاب میں انہوں نے تمام انصار کا شکریہ ادکیا

اور آخر میں نیشنل امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں نصیحت فرمائی کہ اپنا نیک نمونہ بچوں کے سامنے پیش کریں، ہماری کوشش ہونی چاہئے کہ ہم متقی اور دین دار اولاد چھوڑ کر جائیں۔ بچوں کو خادمِ دین بنائیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب ہمارے نارویجین بھائی جو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کر رہے ہیں انھیں قرآن سکھانا انصار اللہ کی ذمہ داری ہے۔ پھر محترم امیر صاحب نے نماز کی طرف توجہ دلائی۔ اس عمر میں ہمیں نمازوں میں با قاعدہ ہونا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ نمازیں مسجد میں ادا کی جائیں۔ دُعاؤں اور نفلی روزوں کی طرف توجہ دلائی۔ اور آخر میں مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضور کے ارشاد کے مطابق صفِ دوئم کے انصار کو خصوصاً وصیت کے نظام میں شامل ہونے کی ہدایت کی۔ آخر میں نیشنل امیر صاحب نے دُعا کروائی اور اجتماع کا اختتام ہوا۔ (قائد عمومی)

رپورٹ اجتماع مجلس انصاراللہ بیت النصر، مجلس لورن شکوگ، مجلس نور اور مجلس تھوئین

امسال بھی پچھلے سال کی طرح مجلس بیت النصر، مجلس لورن شکوگ، مجلس تھوئین، اور مجلس نور کا مشترکہ اجتماع ۳ مئی ۲۰۱۵ کو بروز اتوار مسجد بیت النصر میں منعقد کیا گیا۔ منتظم اجتماع مکرم ندیم احمد خان صاحب تھے۔ اجتماع کی صدارت نیشنل صدر انصاراللہ مکرم رائے عبدالقدیر صاحب نے کی۔ پہلے علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن اور تقریر شامل تھے۔ وقفہ میں حاضرین کو چائے ولوازمات پیش کیے گئے۔ نماز ظہر و عصر کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں دوڑ، گولہ پھینکنا، رسہ کشی اور فٹ بال کے مقابلے ہوئے۔ آخر میں نیشنل امیر مکرم و محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ دعا کے بعد تقریب کا اختتام ہوا۔ کل حاضری ۶۱ انصار رہی۔ اجتماع کے اختتام پر باربی کیو کا انتظام تھا جس سے انصار بہت اچھی طرح محظوظ ہوئے۔ (رپورٹ مکرم ندیم احمد خان صاحب منتظم لوکل اجتماع)

رپورٹ جلسہ سیرت النبی ﷺ

مورخہ ۸ مارچ ۲۰۱۵ کو بیت النصر کے مسرور حال میں جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کیا گیا۔ یہ جلسہ مجلس بیت النصر، مجلس تھوئین اور مجلس لورن شکوگ نے مل کر کیا۔ صدارت مکرم امیر صاحب نے کی۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب نے ”آنحضور ﷺ کا انداز تبلیغ“ کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ پھر مکرم طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ نے آنحضور ﷺ کے عفو و درگذر کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ مکرم شاہد محمود کاہلوں، مربی سلسلہ نے ”عائلی زندگی میں حضور ﷺ کا بہترین نمونہ“ کے موضوع پر اردو میں تقریر کی۔ آخر میں محترم امیر صاحب نے حضور کی سیرت پر روشنی ڈالی۔ حاضری ۱۵۴ انصار۔ آخر پر کھانا پیش کیا گیا۔ (رپورٹ مکرم ندیم احمد خان صاحب زعیم مجلس بیت النصر)

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب کے چند اشعار جو انہوں نے مجلس انصار اللہ برطانیہ کے ڈائمنڈ جوبلی اجتماع میں شرکت کے بعد کہے۔

سوچوں سے مری بڑھ کے ترا فضل ہے آیا — صد شکر خدایا تیرا صد شکر خدایا

لندن مجھے جانے کی توفیق عطا کی — تاریخی جو موقعہ تھا مجھے تونے دکھایا

نالائق و عاجز تھا مگر تیرے کرم سے — اس دست مبارک سے اک انعام بھی پایا

مولا نے خلافت کی بدولت سے ہمیشہ — خوشیوں کا کئی بار ہمیں دن ہے دکھایا

مومن یہ دعا کرتا ہے اے پیارے خلیفہ — قائم رہے ہم سب پہ تیرے پیار کا سایہ

انصاراللہ ناروے آپ کا اپنا رسالہ ہے اس کے لئے مفید مشورے اور مضامین کی ضرورت ہے۔ اراکین مجلس انصاراللہ سے درخواست ہے کہ رسالہ کے لئے علمی، معلوماتی، تاریخی اور دلچسپ مضامین بھجوائیں۔ کوشش کریں کہ مضامین کمپیوٹر پر word میں لکھ کر اس ایڈریس پر بھجوائیں۔ ahmedrizwan@online.no جزاکم اللہ

اراکین مجلس نیشنل عاملہ ۲۰۱۶

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت سال ۲۰۱۶ کے لئے درج ذیل اراکین عاملہ مجلس انصاراللہ ناروے کی منظوری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے آمین۔

مجلس شوریٰ ۲۰۱۵ میں صدر مجلس اور نائب صدر صف دوم کے انتخاب کی رپورٹ پر حضور ایداللہ تعالیٰ نے خاکسار کو صدر مجلس اور مکرم ظہور احمد چوہدری صاحب کو نائب صدر صف دوم آیندہ دوسال کے لئے مقرر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

نائب صدر: مکرم عامر نصیر صاحب

نائب صدر صف دوم: مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب

قائد عمومی: مکرم نعیم احمد خان صاحب

قائد تعلیم: مکرم منصور خالد صاحب

قائد تربیت: مکرم مظفر احمد خلیل صاحب

قائد تربیت نومبائعین: مکرم جاوید اقبال صاحب

قائد ایثار: مکرم غلام سرور صاحب

قائد تبلیغ: مکرم وحیدالدین چوہدری صاحب

قائد صحت جسمانی: مکرم سیّد انور شاہ صاحب

قائد مال: مکرم آفتاب فرید صاحب

قائد وقف جدید: مکرم قاسم احمد انور صاحب

قائد تحریک جدید: مکرم یعقوب بھٹی صاحب

قائد تجنید: مکرم عقیل احمد صاحب

قائد اشاعت: مکرم ڈاکٹر احمد رضوان صاحب

قائد تعلیم القرآن ووقف عارضی: مکرم مظفر احمد صابر صاحب

آڈیٹر: مکرم عبدالمجید کھوکھر صاحب

اراکین خصوصی: مکرم سیّد کمال احمد یوسف صاحب، مکرم بشارت احمد صابر صاحب۔

رائے عبدالقدیر

(صدر مجلس انصاراللہ ناروے)

زعمائے مجالس انصاراللہ ناروے ۲۰۱۶

زعیم مجلس بیت النصر: مکرم ندیم احمد خان صاحب

زعیم مجلس تھوئن: مکرم افتخار احمد چوہدری صاحب

زعیم مجلس لورن سگوگ: مکرم خالد عرفان صاحب

زعیم مجلس لانبے سیتر: مکرم افتخار احمد وڑائچ صاحب

زعیم مجلس تتیدال: مکرم داؤد احمد زاہد صاحب

زعیم مجلس نور: مکرم عبدالہادی صاحب

زعیم مجلس کلفتہ: مکرم منصور احمد ڈار صاحب

زعیم مجلس ہولملیا: مکرم ملک اسد محمود صاحب

زعیم مجلس درامن: مکرم ہارون عبداللہ بھٹی صاحب

زعیم مجلس فریڈرکستاد: مکرم خواجہ شفقت اللہ صاحب

زعیم مجلس کرستیان ساند: مکرم رائے مظفر احمد صاحب

زعیم مجلس ٹھونس برگ: مکرم نعیم احمد صاحب

زعیم مجلس بیرون: مکرم محمد ارشد ججہ صاحب

سال ۲۰۱۵ میں " زکوۃ اسلام کا چوتھا رکن " **کے عنوان سے مقابلہ مضمون نویسی ہوا جس میں مکرم** خالد محمود ملک صاحب مجلس ہولملیا کے مضمون کو اول قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک کرے۔ آمین۔

سال ۲۰۱۶ کے لئے مضمون نویسی کے لئے " **کلمہ طیبہ اسلام کا پہلا رکن** " تجویز ہوا ہے۔ مضمون بھجوانے کی آخری تاریخ ۱۵ مئی ۲۰۱۶ ہے۔ انصار کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ مضمون نویسی کے مقابلہ میں شامل ہوا کریں۔

مجلس انصار اللہ کے ۷۵ سال پورے ہونے پر

انصار کا عہد وفا

(ارشاد عرشی ملک)

انصار ہیں انصار ہیں اللہ کے انصار
ہم خدمت دیں کے لئے ہر آن ہیں تیار

دل عشق محمد کی غلامی سے ہیں معمور
مہدی کے ثناخواں ہیں تو ہم خادم مسرور
خواہش کہ رہے پیش نظر چہرہ دلدار

اپنی تو تمنا ہی فقط قرب خدا ہے
اس واسطے تبلیغ کا میدان کھلا ہے
جذبوں میں صداقت ہو تو ہر راہ ہے ہموار

ہر ہاتھ ہے تھامے ہوئے دامان خلافت
اپنے تو رگ و پے میں اطاعت ہی اطاعت
ہر فرد یہاں عجز و مروت میں ہے سرشار

سچائی و اخلاص پہ ہر آن قدم ہے
ہر ایک کے ہاتھوں میں محبت کا علم ہے
ہم بے کس و مجبور کے ہمدرد و مددگار

ansar.no

اس دور میں ہر قوم ہی دنیا میں مگن ہے
انصار کو پر دین محمد کی لگن ہے
ہم نے بڑے چاؤ سے چنی یہ رہ دشوار

ہم بیج ہیں بویا ہوا اک فضل عمر کا
ہر سمت گھنا سایہ ہے اس پاک شجر کا
ہر شاخ ہے اس پیڑ کی سرسبز و ثمر بار

کافی ہے ہمیں چشم خلیفہ کا اشارہ
رہبر بھی وہی ہے وہی دلدار ہمارا
ہر حال میں دربار خلافت کے وفادار

پڑھائیں گے کل دنیا کو ایمان کا کلمہ
اللہ کی توحید کے اعلان کا کلمہ
ہاتھوں میں دلائل کی ہے اک تیغ چمکدار

تارک جو نمازوں کے ہوں ہم کو نہیں بھاتے
لنگڑے تو کبھی فوج میں رکھے نہیں جاتے
ہر غافل و بے دین سے ہم لوگ ہیں بے زار

رونق ہے مسجد کی تو انصار کے دم سے
لے آئے ہیں گھر والوں کو بھی عقل و فہم سے
فعال ہیں خدام، تو انصار ہیں ہشیار

انصار ہیں، انصار ہیں، اللہ کے انصار
ہم خدمت دین کے لئے ہر آن ہیں تیار

شفارشات ۲۶ ویں مجلس شوریٰ ۶ دسمبر ۲۰۱۵ مجلس انصار اللہ ناروے

مجلس انصار اللہ کی 26 مجلس شوریٰ 6 دسمبر 2015 کو منعقد ہوئی۔ ممبران شوریٰ کی تعداد ۴۸ تھی۔ امسال 3 تجاویز پر حضور انور کی منظوری سے شوریٰ میں غور کیا گیا۔ اور سب کمیٹیز نے اپنی سفارشات پیش کیں۔

تجویز نمبر 1 تربیت:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 13 فروری 2015 کو احباب جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ " انفرادی برائیوں کو قومی برائیاں بننے سے پہلے روک لیا جائے"۔ مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے۔ (نیشنل مجلس عاملہ)

سفارشات:

ا۔ اس تجویز پر جماعت احمدیہ ناروے کی مجلس شوریٰ 2015 کی طرف سے دی گئی سفارشات میں سے جو انصار اللہ سے تعلق ہیں۔ ان پر مجالس کے ذریعہ عمل کروایا جائے۔

۲۔ مجلس انصار اللہ ایک تربیتی کمیٹی تشکیل دے جو مسلسل پیدا ہونے والی انفرادی اور معاشرتی برائیوں کی نشاندہی کرتی رہے۔ اور اس کے تدارک کے لئے مجلس عاملہ انصار اللہ کو تجویز دے۔

۳۔ تربیت کے لئے عملی نمونہ کا ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لئے عہدیدار اپنی انفرادی کمزوریوں پر نظر رکھتے ہوئے ان کی اصلاح کی کوشش کریں۔ تاکہ نصیحت کرتے ہوئے ان کا اپنا عملی نمونہ اصلاح میں مددگار ہو سکے۔

۴۔ مجلس انصار اللہ مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ مل کر تربیتی پروگراموں کے انعقاد کا انتظام کرے۔

تجویز نمبر 2 تبلیغ:

تبلیغ سے متعلق گذشتہ 3 سال میں شوریٰ کے درج ذیل فیصلہ جات پر عمل درآمد نہیں ہو سکا۔ مجلس شوریٰ ان فیصلہ جات پر عمل کروانے کے لئے از سر نو پروگرام بنائے۔ ا۔ مجلس سوال و جواب۔ ۲۔ داعیان الی اللہ کی تربیت اور ۳۔ تبلیغی سیمینار کا انعقاد (نیشنل مجلس عاملہ)

سفارشات:

ا۔ جماعتی اجلاسات کے دوران یا بعد میں مقامی مجالس سوال و جواب کی مجالس کا انعقاد کریں۔ اس کے نتیجہ میں داعیان الی اللہ کی تربیت بھی ہو گی۔

۲۔ نیشنل سطح پر کم از کم ایک تبلیغی سیمینار دوران سال منعقد کیا جائے۔

۳۔ سالانہ پروگرام کے کیلنڈر میں نیشنل چھٹیوں کے موقع پر تبلیغی و تربیتی پروگرام منعقد کئے جائیں

تجویز نمبر 3 بجٹ:

سب کمیٹی نیشنل مجلس عاملہ کے بجٹ آمد کو من و عن منظور کرنے کی سفارش کی۔

(قائد عمومی انصار اللہ ناروے)

لائحہ عمل جنوری تا دسمبر ۲۰۱۶

شعبہ عمومی: قائدین اور زعماء کو رپورٹ کی عادت ڈالنا۔ سالانہ اجتماع کا انعقاد۔ سالانہ اجتماع کی تیاری۔ مجلس شوریٰ کی سفارشات پر عملدرآمد۔ مجالس میں عاملہ اور اجلاس عام کا انعقاد۔ جماعت کے ریفریشر کورس اور جماعتی پروگراموں میں شمولیت۔

شعبہ تجنید: تجنید مکمل رکھی جائے گی۔ تبدیلی کی اطلاع زعماء دیں گے۔

شعبہ تعلیم: کتب حضرت مسیح موعودؑ کے مطالعہ کی طرف ہر ناصر کو توجہ دلائی جائے گی۔ سالانہ اجتماع کی تیاری۔

شعبہ تربیت: نمازوں اور تلاوت قرآن مجید اور ترجمہ کی طرف ہر ناصر کو توجہ دلائی جائے گی۔ تربیتی جائزہ فارم ہر ناصر سے پُر کروایا جائے گا۔ اور ہر مجلس تربیتی جائزہ فارم مکمل کروائے گی۔

شعبہ تبلیغ: جماعت کی طرف سے Open Dag میں زیادہ سے زیادہ احباب کی شمولیت۔ لٹریچر کی تقسیم، جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انعقاد۔ جماعت کی طرف سے نیشنل یوم تبلیغ میں شمولیت۔ ہر ماہ تبلیغی سٹال اور بیرون اوسلو تبلیغی سیمینار کا انعقاد، انفرادی تبلیغ کیسے کرنی ہے؟ دلائل سیکھیں اور ہدف مقرر کریں اور دورانِ سال اس پر توجہ دیں۔ نیز اپنے ہمسائیوں کو بھی تبلیغ کریں۔

شعبہ اشاعت: سال میں دو مرتبہ رسالہ شائع کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ زعماء مجالس میں رسالہ کے لئے مضامین لکھنے کی تحریک کریں گے۔

تربیت نومبائع: نومبائع سے رابطہ کر کے ان کی تربیت اور مالی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کی جائے۔

صحت جسمانی: مجالس اجلاسات میں صحت کے متعلق معلومات دیں گے۔ بین المجالس مقابلہ جات اور بلڈ پریشر و شوگر چیک کی جائے گی،

شعبہ ایثار: ہر جمعرات کو مجالس مسجد کی صفائی کریں گی۔ ہر مجلس سال میں 2 مرتبہ sykehjem کو دورہ کرنے کی کوشش کرے۔ وقار عمل کے ذریعے بیت النصر میں کیاریوں میں پھول لگائے جائیں گے۔

تعلیم القرآن و وقف عارضی: اجلاس عام میں زعماء انصار کو وقف عارضی کی طرف توجہ دلائیں گے۔ skype اور دوسرے ذرائع سے قرآن مجید ناظرہ باترجمہ اور نماز مترجم سکھانے کا انتظام کریں گے۔

شعبہ مال: تمام مجالس نومبر تک اپنے بجٹ کا سو فیصد وصول کرنے کی کوشش کریں گی اور ہر زعماء انصار سے بجٹ کے مطابق آمدنی کا جائزہ لیں گے۔ بقایا وصول کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ سال میں 3 مرتبہ ہفتہ وصولی منایا جائے۔ اور زعماء مجالس ہر ناصر کو 3 ماہ بعد اس کا وصولی کا جائزہ بتائیں گے۔

تحریک جدید: تحریک جدید کے تمام دفاتر کے انصار کے وعدہ جات مکمل کرنے کے بعد وصولی کی کوشش کی جائے اور جو شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے۔

وقفِ جدید: وقف جدید کے تمام دفاتر کے انصار کے وعدہ جات مکمل کرنے کی کوشش کی جائے اور جو شامل نہیں انہیں شامل کیا جائے۔

نائب صدر اوّل: بیت النصر کی ڈیوٹیوں کی فہرست زعماء کو مہیا کریں گے۔

نائب صدر دوئم: صف دوئم کے انصار سے رابطہ اور حضور انور کے ارشاد کے مطابق پروگرام بنا کر زعماء کو آگاہ کیا جائے گا۔

(نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ ناروے)

صحت کارنر انصار اللہ

گھیکوار (ایلوویرا):

اللہ کی بنائی ہوئی کوئی بھی چیز مقصدیت سے خالی نہیں۔ گھیکوار یا ایلوویرا ایک چھوٹا سا خوشنما پودہ ہے جو دیکھنے میں خوبصورت اور کیکٹس کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ یہ پیاز اور لہسن کے خاندان میں شامل ہے اور ہمارے جسم کے لئے اندرونی اور بیرونی دونوں طور پر فائدہ مند ہے۔

گھیکوار یا ایلوویرا کی تاریخ چار ہزار سال پرانی ہے جس کی دستاویز نیپال کے عجائب خانوں میں لکھی ہوئی ملتی ہے۔ کہتے ہیں کہ ۲۲۰۰ قبل مسیح پرانی ہے۔ اس دور کے لوگ بھی اس کے فوائد سے واقف تھے اور اسے مختلف بیماریوں کے علاج کے لئے استعمال کرتے تھے۔ گھیکوار کے عرق کا حوالہ قدیم مصری تحریروں میں ملتا ہے جو ۶ ہزار سال پرانی ہیں۔ سکندر اعظم کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ جنگوں میں زخموں کی مرہم کاری کے طور پر اسی پودے کا گودا اور عرق استعمال کرتا تھا۔ یہ امریکہ، جنوبی افریقہ، چین اور ہندوپاک کے علاقوں میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اس میں بیس قسم کے امائنو ایسڈ پائے جاتے ہیں۔ جن میں آٹھ بنیادی امائنو اسڈ بھی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ اس میں وافر مقدار میں وٹامن اے، وٹامن سی، وٹامن ای، بی ۱۲، اور فولک ایسڈ پایا جاتا ہے۔ یہ جسم کے مدافعتی نظام کو بہتر اور مضبوط بناتا ہے، بیکٹیریا کو ختم کرتا ہے اور بڑھاپے کے اثرات کو کم کرتا ہے۔ سفید سیلز کو تیز کرتا ہے، کینسر سے بچاتا اور دل کو مضبوط کرتا ہے۔ بلڈ شوگر کے مریضوں کے لئے مفید ہے۔ جوڑوں، ٹشوز اور مسوڑھوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کا استعمال ایڈز کے مریضوں میں قوت مدافعت پیدا کرتا ہے۔ جلد اور بالوں کی خوبصورتی کے لئے صدیوں سے آزمودہ ٹانک ہے۔ بینائی کے لئے بھی مفید ہے۔ جدید طبی ماہرین بھی اس بات پر متفق ہیں کہ یہ جراثیم کش اجزا پر مبنی ہے۔ جل جانے یا جھلس جانے والی جلد پر فوراً اس کا گودا مل لیا جائے تو آبلے نہیں پڑتے۔ اسی طرح جلد کی خارش کو دور کرتا ہے۔ بواسیر کے لئے مفید پایا گیا ہے۔ اس سے پورا نظام انہضام

درست ہو سکتا ہے۔ یہ قبض، اسہال اور تیزابیت کا خاتمہ کرکے اخراج کے نظام کو درست کرتا ہے۔ پیٹ کے کیڑوں کو ختم کرتا ہے۔

گھیکوار کے پودے کو گھر میں رکھنا مفید ہے۔ اس کا تازہ گودا نکال کر کھایا جاسکتا ہے اور حسب ضرورت جلد پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ بازار میں ایلوویرا جیل آسانی سے دستیاب ہے۔

حلوہ کدو کے بیج، پمپ کن سیڈز کے فائدے : (pumpkin seeds)

۱۔ تقریباً ایک چمچ بیج روزانہ کھانے سے بڑی عمر میں ہونے والے پیشاب اور پروسٹیٹ کے مسائل سے بچا جاسکتا ہے۔ اس میں موجود وٹامن ای مردانہ صحت کے لئے بھی مفید ہے۔

۲۔ اس میں موجود اجزا مثلاً میگنیشیم بلڈ پریشر، دل اور دماغ کی بیماریوں سے بچانے میں مددگار ہے۔

۳۔ اس میں موجود اجزا مثلاً زنک جسم کی قوت مدافعت کو بڑھاتے ہیں۔

۴۔ اس میں اومیگا ۳ کی کچھ مقدار بھی پائی جاتی ہے۔

۵۔ انٹی اوکسیڈنٹ ہے اور سوزش کے لئے مفید ہے۔ یوں کنسر سے بچاؤ میں مددگار ہو سکتا ہے۔

۶۔ نیند نہ آنے اور ڈپریشن کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔ موڈ کو خوشگوار کرتا ہے۔

۷۔ شوگر مین انسولین کی مقدار کو کنٹرول کرنے میں مددگار ہے۔

۸۔ جسم میں اچھے کولیسٹرول کو بڑھاتا اور برے کولسٹرول کو کم کرتا ہے۔

۹۔ خواتین میں مینوپاز کے مسائل کے لئے بھی فائدہ مند ہے۔

انتخاب

اس کالم میں مختلف کتب اور اخبارورسائل میں چھپنے والے مفید مضامین مختصراً قارئین کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔

فیملی۔ Domestic Happiness :

ممتاز مفتی اپنی کتاب "تلاش" میں لکھتے ہیں۔

" مغرب میں آج آزادی کا دور دورہ ہے۔ سیاسی آزادی، مذہبی آزادی، جنسی آزادی، آزادی کا ایک طوفان چل رہا ہے۔ آزادی کا یہ جنون اتنی دھول اڑارہا ہے کہ لوگوں کے دلوں میں پھر سے بندشوں کی قدر پیدا ہو گئی ہے۔

ویسے تو مفکروں نے بہت پہلے بندشوں کی اہمیت کی بات کی تھی۔ ایک نے کہا تھا:" جانتے ہو آزادی کیا ہے؟ تمہارے پڑوسی کے کتے کے گلے کی زنجیر تمہاری آزادی ہے"۔ لیکن بات ایسے انداز سے کہی گئی تھی کہ ہمارے دلوں میں نہ بیٹھ سکی۔ ہم سمجھے کہ آزادی کے راستے کی رکاوٹ، پڑوسی کا کتا ہے۔ آزادی کا دشمن باہر ہے۔ ہم نے اپنے اندر کے کتے کی طرف توجہ نہ دی جس کے گلے کی زنجیر باہر کے کتے کے گلے کی زنجیر سے زیادہ اہم ہے۔

ہمارے مفکروں نے یہ تو کہہ دیا کی انسان مجلسی جانور ہے لیکن انہوں نے اسبات کی وضاحت نہیں کی۔ اگر انسان اپنی فطرت میں مجلسی ہے تو ظاہر ہے کہ وہ میل جول کا محتاج ہے، تعلقات کا محتاج ہے۔۔۔

مغربی تہذیب۔۔۔ میں بنیادی طور پر بہت خوبیاں تھیں۔ طلب علمی تھی، سائنسی تحقیق کا شوق تھا۔ یہ دونوں اوصاف انہوں نے مسلمانوں سے سیکھے تھے۔ اہل مغرب میں سادگی تھی، خلوص تھا، سچائی تھی۔ پھر پتا نہیں کیا ہوا، وہ حرکت کی زد میں آ گئے۔ ایک بگولے نے انھیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ who cares کا ایک merry go round چل پڑا۔ بے محابا آزادی کا جنون پیدا ہوا۔ انھوں نے رفتار اور شدت کو اپنالیا۔ بندھنوں کی عظمت کو نظر انداز کر دیا۔۔۔ **اس بے محابا آزادی نے ہیومن سوسائٹی کے بنیادی سیل cell فیملی کو توڑ دیا۔**

صاحبو! شادی صرف جنسی تعلق ہی نہیں۔ عام لوگ میاں بیوی کے تعلق کو love relationship سمجھتے ہیں۔ یہ ایک بہت بڑی خوش فہمی ہے۔ دراصل شادی ایک درسگاہ ہے جہاں افراد ایک دوسرے کے ساتھی بن کر جینا سیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی کمزوریوں، پسندیدگیوں، ایک دوسرے کے وہموں یعنی Irrational attitudes کو برداشت کرنا سیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کی طبیعتوں میں ڈھل جانا سیکھتے ہیں۔ اختلاف رائے کو برداشت کرنا سیکھتے ہیں۔ رواداری سیکھتے ہیں۔ ایک دوسرے کو خوش رکھنا سیکھتے ہیں اور پھر جب بچے ہو جاتے ہیں تو ان کے لئے ایثار و قربانی پیدا کرنا سیکھتے ہیں۔ اپنی شخصیت کے نوکیلے چبھتے کونوں کو گول کرنا سیکھتے ہیں۔۔۔۔

میں ایک پروفیسر صاحب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ وہ عام انسان کی طرح جیتے ہیں۔ نہ لباس میں خصوصیت، نہ شکل وشباہت میں نہ انداز میں نہ برتاؤ میں۔ نہ جبہ نہ دستار، نہ گیسو نہ داڑھی، کلین شیو ہیں۔ چہرے پر مصنوعی وقار نہیں، صرف ذہانت اور انسانیت ہے۔ بات میں "ہم" نہیں۔ گلے میں " اہم " نہیں۔ انداز میں اجلا پن نہیں۔ دوسروں کو میلا ہونے کا احساس نہیں۔ کشف نہیں چلاتے۔ فراست ہے مگر جتاتے نہیں۔ اختلاف رائے کو کاٹتے نہیں، برداشت کرتے ہیں۔ طبیعت میں بڑا "سنس آف ہیومر" ہے۔۔۔۔ خود نمائی نہیں کرتے۔ دعویٰ نہیں کرتے۔ پیری مریدی نہیں کرتے۔۔۔ لیکن جو تصوف پروموٹ کرتے ہیں، وہ انہوں نے خود قرآن سے اخذ کیا ہے۔۔۔ پروفیسر کا کہنا ہے، اسلام توازن کا نام ہے۔ اپنے اندر ہارمنی پیدا کرنے کا نام ہے۔ نہ لاگ ہو نہ لگاؤ۔

حضور ﷺ نے فرمایا تھا: " لوگو! حد میں رہو، حدیں نہ توڑو۔"

میں نے پوچھا: " پروفیسر! آپ کا کیا شغل ہے؟"

بولے: " تحلیل نفسی کرتا رہتا ہوں۔ وہ کونے جو دوسروں کو چبھتے ہیں، انہیں گول کرتا رہتا ہوں"

میاں بیوی کا بھی یہی مسئلہ ہے۔ چبھتے کونے گول کرتے رہو تو Domestic Happiness حاصل ہوتی ہے۔

صاحبو! Domestic Happiness سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔۔۔۔

بے شک فیملی ایک عظیم درسگاہ ہے لیکن اہل مغرب نے آزادی کے جنون میں فیملی کی اہمیت کو قائم نہ رکھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ غلط فہمی عام ہو گئی کہ شادی محبت کا رشتہ ہے۔ شادی کے بعد چند روز تو محبت کی شوگر کوٹنگ قائم رہی، پھر ایک دوسرے کو چبھنے لگے

تو قانون نے طلاق آسان کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پہلے خاوند سے دو بچے ہوئے، دوسرے سے ایک بیٹی اور تیسرے سے دو بیٹے۔ ان پانچ بچوں کو گھر نصیب نہ ہوا۔ ماں باپ نصیب نہ ہوئے۔ انہیں وہ محبت نصیب نہ ہوئی جو بچے کی پرورش کے لئے ضروری ہے۔ طبعاً وہ اکھڑے اکھڑے رہے، رشتوں کے مفہوم سے ناواقف، un owned ، سیلف سینٹرڈ self centred ۔ پھر جنسی آزادی نے لٹیا ہی ڈبو دی۔ اہل مغرب کو احساس نہ ہوا کہ جنسی آزادی خود کشی کے مترادف ہے۔ وہ اسے Emancipation سمجھتے ہیں۔۔۔۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ اسٹیٹ نے جنسی بے راہ روی کو قانونی تحفظ دے دیا۔ اب وہاں مرد، مرد سے شادی کر رہا ہے اور عورت، عورت سے۔

صاحبو! یہ مغربی تہذیب جس سے ہم اس قدر مرعوب ہیں، دنیا پر دو ڈھائی سو سال سے حکمران رہی ہے۔ اس کے برعکس مسلمانوں کی تہذیب سات سو سال حکمران رہی۔ اسلامی تہذیب کرپشن تہذیب نہیں تھی۔ اس میں بے محابا آزادی نہیں تھی۔ آزادی تو تھی، بندھن بھی تھے۔ اس میں توازن تھا۔"

کچھ حکایات سعدیؒ سے۔۔۔۔

"ایک ضرورت مند اپنی کوئی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک مرد بزرگ کی خدمت میں پہنچا۔ اس نے دست سوال دراز کیا۔ لیکن وہ بزرگ خود ان دنوں مشکلات کا شکار تھے وہ اس کی کوئی مدد نہ کر سکے۔ کہتے ہیں غرض مند دیوانہ ہوتا ہے۔ اس ضرورت مند کو یقین نہ آیا اور خیال کیا کہ مرد بزرگ نے اسے ٹالنے کے لئے ایسا بتایا ہے۔ وہ باہر نکل کر بزرگ کو برا بھلا کہنے لگا۔ اتفاق سے اس بزرگ کا کوئی عقیدت مند ادھر سے گزرا اور کسی اجنبی کی زبانی جو باتیں سنیں وہ آکر مرد بزرگ کو بتائیں۔

بزرگ اس کی باتیں سنتے رہے پھر فرمایا کہ ہمیں اصل تکلیف اس ضرورت مند نے نہیں پہنچائی جو ہمیں برا بھلا کہہ رہا تھا۔ اس لیے کہ ہم تو سن ہی نہیں رہے تھے۔ تم نے ہمیں اس سے آگاہ کر کے اصل تکلیف پہنچائی ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کسی دشمن نے ہماری طرف تیر پھینکا ہو جو راستے میں گر گیا مگر تو وہ تیر اٹھا کر ہمارے پاس لے آیا ہے اور اسے ہمارے پہلو میں چبھا رہا ہے۔ اور ایک بات میں تمہیں اور بتاؤں کہ وہ دشمن ہماری جن برائیوں کو

سربازار بیان کر رہا ہے ہماری برائیاں تو ان سے زیادہ ہیں۔ گویا وہ ہمارا دشمن نہیں بلکہ محسن ہے کہ ہماری برائیوں کو کم کر کے بتا رہا ہے۔"

شیخ سعدیؒ ایک اور حکایت میں لکھتے ہیں۔

"ایک بزرگ کے بارے میں بتایا جاتا ہے کہ انہوں نے آخری عمر میں گوشہ نشینی اختیار کر لی تھی، آپ ان لوگوں میں سے نہ تھے جو ریاکاری اور دکھاوے کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ نہ ان کی دینداری، عبادت و ریاضت دکھاوے کی ہوتی ہے۔ ایسے بزرگوں سے کچھ لوگوں کو اللہ واسطے کا بیر ہو جاتا ہے۔ ایک بدخواہ جہاں جاتا ان کے خلاف باتیں کرنے کا کوئی نہ کوئی جواز نکال ہی لیتا تھا۔ وہ ان کی ذات میں نقائص تلاش کرتا رہتا اور اس میں کامیاب نہ ہوتا تو من گھڑت خامیاں مشہور کر دیتا۔

جب یہ بات اس بزرگ کو معلوم ہوئی تو ان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ مگر بددعا نہیں دی۔ ہاتھ بلند کئے اور اللہ سے درخواست کی کہ اے میرے رب! اس شخص کو توبہ کی توفیق عنایت فرما۔ اگر وہ برائیاں مجھ میں موجود ہیں جو وہ بتاتا پھرتا ہے تو مجھے توبہ کی توفیق بخش۔"

پھر ایک اور حکایت میں لکھتے ہیں۔ "کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ حاتم طائی بہرے نہیں تھے۔ وہ کسی مصلحت کے تحت بہرے بنے رہتے تھے۔ اس دعوے کی دلیل وہ یہ پیش کرتے ہیں کہ ایک بار کوئی مکھی مکڑے کے جالے میں پھنس گئی تو حاتم طائی نے اس کی آواز سن لی تھی۔ انہوں نے اس مکھی کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لالچ کی غلام! ہر جگہ شہد اور شکر نہیں ہوتے بلکہ کہیں کہیں شکاری اور جال بھی گھات میں بیٹھے ہوتے ہیں۔

حاتم طائی کے ایک مرید نے یہ آواز سنی تو حیرت سے پوچھا کہ اے حضرت! آپ تو بہرے ہیں تو پھر مکھی کی آواز آپ نے کیسے سن لی؟ آپ مسکرائے اور جواب دیا کہ اے ہوشمند! چغلی اور بکواس سننے والا اچھا ہے یا بہرا؟ میں نے چغلی، غیبت اور جھوٹ سننے سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے خود کو بہرا بنا لیا ہے۔ اس سے مجھے یہ فائدہ پہنچتا ہے کہ لوگ مجھے بہرا جان کر میری خامیاں اور برائیاں میرے سامنے بتا دیتے ہیں۔ میں اس طرح ان خامیوں کو

ترک کر دیتا ہوں۔ برائی سن کر جب مجھے تکلیف پہنچے گی تو میں اسے چھوڑ دوں گا۔ میرا خیال ہے اب یہ بات تیری سمجھ میں آگئی ہو گی کہ حاتم طائی بہرہ کیوں بنا ہے۔"

نزول شمس: بحوالہ مصالح العرب الفضل انٹرنیشنل، ۲۱ اگست ۲۰۱۵ء۔

مکرم عبد الستار احمد العامری صاحب لکھتے ہیں:" میرا تعلق عراق سے ہے جہاں میری پیدائش ۱۹۶۳ میں ہوئی۔ میرا تعلق ایک شیعہ گھرانے سے ہے۔ میرے والدین بنیادی طور پر ان پڑھ تھے اور دینی امور کے بارہ میں ان کا علم سنی سنائی باتوں سے زیادہ نہ تھا۔۔ بچپن میں ہم امام مہدی کے بارہ میں سنتے تھے کہ وہ غائب ہیں اور آخری زمانہ میں ظہور فرمائیں گے۔۔۔ اور جو بھی امام مہدی کے گروہ میں شامل ہو گا اس کے لیے اجر عظیم لکھا جائے گا۔ میرے دل میں بھی یہ خواہش بشدت جوش مارنے لگی تھی کہ کاش مجھے بھی امام مہدی کی جماعت کا فدائی کارکن بننے کی سعادت مل جائے۔۔۔

۱۹۸۸ میں لازمی فوجی ٹریننگ کے دوران مجھے ایرن عراق جنگ میں محاذ پر رہنے کا بھی موقع ملا جہاں اچانک میرے اندر کوئی تبدیلی آئی۔ مجھے خدا تعالیٰ کی طرف جذب کی خاص کیفیات میسر آئیں اور خدا تعالیٰ کے ذکر اور اسکی عبادت کی طرف غیر معمولی توجہ پیدا ہوئی۔ پھر انہی ایام میں اللہ تعالی نے مجھے بہت سے رؤیائے صالحہ سے بھی نوازا۔ فوجی ٹریننگ ختم ہونے کے بعد جب گھر لوٹا تو اپنے علاقے میں "تکیہ" نامی صوفیوں کی عبادتگاہ میں گیا جہاں بہت سے درویش بیٹھے ہوئے تھے۔۔ میں نے انہیں میں سے ایک سے امام مہدی کے تصور اور اس کے ظہور کے بارہ میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ ان کا شیخ ہی امام مہدی ہے ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ وہ عجمی ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق امام مہدی عربی نہیں، عجمی ہو گا۔ نیز اس کا نام بھی محمد ہے اور آنحضرت ﷺ نے بتایا تھا کہ امام مہدی کا نام میرے نام جیسا ہو گا۔ پھر روایات میں آتا ہے کہ امام مہدی کے سر پر امامہ ہو گا اور ہمارا یہ شیخ سر پر امامہ

باندھتا ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ اس پر وحی کرتا ہے۔ اس کی باتیں سن کر میں بہت متاثر ہوا اور اس روز سے میں نے بھی شیعہ ازم میں صوفیانہ طریق کی پیروی شروع کردی۔ اور مذکورہ شیخ صاحب سے عقیدت کا تعلق باندھ لیا۔ ۱۷ سال تک اپنی اہلیہ کے ساتھ مل کر مسلسل مجاہدات کو بجالانے کے بعد ایک روز میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سیڑھیاں چڑھ کر ایک سپر سٹور میں داخل ہوتا ہوں جہاں ایک ہندوستانی شخص سے میری ملاقات ہوتی ہے۔ میں اس کے پاس بیٹھ جاتا ہوں ۔ وہ میرے ساتھ اپنی زبان میں بات کرتا ہے اور کچھ دینی باتیں سیکھاتا ہے اور میں اس کی تمام باتیں بخوبی سمجھ رہا ہوتا ہوں حالانکہ مجھے ہندوستانی زبان نہیں آتی۔ اس گفتگو کے بعد وہ مجھے روضۂ رسول ﷺ پر لے جاتا ہے اور اس کی دکان روضۂ رسول کے بالکل قریب تھی۔

نیند سے بیدار ہوکر میں نے یہ خواب اپنے بیوی بچوں کو سنائی بلکہ صوفیوں کے تکیہ کے بعض درویشوں کو بھی آگاہ کرکے ان میں سے ایک سے پوچھا کہ کیا ہندوستان میں کوئی مشہور ولی یا شیخ ہے؟ اس نے کہا کہ نہیں وہاں ایسا کوئی قابل ذکر عالم نہیں۔ میں یہ سن کر خاموش ہوگیا لیکن میں یہ خواب نہ بھول پایا۔

میرے دل میں آنحضور ﷺ یا امام مہدی کو خواب میں دیکھنے اور ان سے ملنے کی خواہش پیدا ہوئی جو چند روز میں ہی شدت اختیار کر گئی۔ تین سال گذر گئے لیکن یہ خواہش نا تمام ہی رہی۔ بالآخر میری دعاؤں اور تضرعات کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایک روز اچانک میرا تعارف ایم ٹی اے العربیہ سے ہوگیا۔ ۔ محض ایک منٹ کے بعد ہی ٹی وی سکرین پر ایک تصویر دکھائی گئی جس کے نیچے لکھا تھا ، المسیح الموعود و المہدی المعہود۔ میں یہ الفاظ پڑھ کر سکتے میں آگیا اور بے اختیاری کے عالم میں بول اٹھا: یہ کیا ہے؟ یہ کون لوگ ہیں اور کیا باتیں کر رہے ہیں؟ مسیح اور مہدی تو دو الگ وجود ہیں اور مسیح نے آکر امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھنی ہے۔ پھر یہ کیا معاملہ ہے۔ کیا یہ لوگ واقعہ اتنے جاہل ہیں یا اس چینل کے کوئی خاص اہداف ہیں جن کی تکمیل کے لئے یہ اس قسم کے خیالات پھیلا رہے ہیں؟ پھر جب میں بیٹھ کر

ان کی باتیں سننے لگا تو یہ جان کر دوبارہ ورطۂ حیرت میں ڈوب گیا کہ ان کی باتیں عقل و منطق کے عین مطابق اور ان کا بیان غیر معمولی طور پر ساحرانہ تھا۔

اگلے روز جب میں نے انکی باتیں سنی تو کہا کہ کیا یہ ممکن ہے کہ ہم سب غلطی پر ہوں اور یہ چند لوگ حق پر ہوں؟ اور کیا میں نے اپنی عمر کے ۴۷ سال جہالت اور غلطی میں گزارے ہیں؟ کیا میں نے صوفیوں کے ساتھ گزارے جانے والے گزشتہ ۲۰ سال محض غلط نہج پر چلتے ہوئے ہی گذار دیئے ؟ میں انہیں خیالات اور ایسے خیالات میں کہیں گم تھا کہ ایم ٹی اے پر محمد شریف صاحب کی ایک بات میری توجہ کا مرکز بن گئی۔ وہ کہہ رہے تھے کہ امام مہدی و مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے بارہ میں خدا سے پوچھیں اور استخارہ کرکے راہنمائی چاہیں۔ ۔۔چنانچہ میں نے استخارہ شروع کردیا۔ اور سجدوں میں جا جا کر اپنے رب سے رو رو کر اس دعویدار کے بارہ میں اپنی راہنمائی کے لئے دعائیں کیں۔ دعاؤں کے بعد رات کو سوتے وقت میں ہر بار باوضو ہو کر قبلہ کی طرف منہ کرکے سونے لگا۔ دوسرے ہی روز میں نے خواب میں دیکھا کہ سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان سے زمین کی جانب نزول کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ہی میں نے آواز سنی کہ یہ رسول اللہ ﷺ ہیں جو آسمان سے نزول فرمارہے ہیں۔ ایسے میں میں نے اپنے پہلو میں کھڑے بھائی کا ہاتھ پکڑا اور ہوا میں پرواز کرتے ہوئے نزول شمس کے مقام پر پہنچ کر آنحضور ﷺ کے قدموں میں جا بیٹھا اور آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کیا۔ حضور ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے کاندھے پر رکھ کر فرمایا کہ اپنی چادر اتار کر اپنے بھائی کو دے دو۔ میں ایسا کرنے کے لئے ایک دو قدم پیچھے ہٹا اور رسول کریم ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھنے کی کوشش کی لیکن شدّت انوار کی وجہ سے میں آپ کے خدوخال نہ دیکھ پایا۔ آپ کا چہرہ مبارک اس وقت دمکتے ہوئے سورج کی مانند تھا۔ آپ ﷺ کا چہرہ کے انوار آنکھوں کو خیرہ کر رہے تھے۔ اس وقت میں نے آپ ﷺ کے جلو میں ایک نوجوان کو بھی دیکھا، اس کا چہرہ بھی آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کی طرح روشن تھا۔ دونوں چہروں کی روشنی ایک سی تھی۔ یہ دیکھ کر میں نے کہا کہ یہ

نوجوان کون ہے؟ وہاں کچھ ایسے وجود بھی تھے جن کے سروں پر عمامے تھے اور خواب میں میں یہی سمجھا کہ یہ فرشتے ہیں۔ وہ میرا سوال سن کر بہت سختی اور درشتی سے کہنے لگے: کیا تم اسے نہیں جانتے؟ یہ صادق ہے۔ فرشتوں کے لہجے میں سرزنش تھی جسکا مجھ پر اس قدر گہرا اثر ہوا کہ میں گھبرا کر نیند سے بیدار ہوگیا۔ میری آنکھیں اس گھبراہٹ اور خوشی کے جذبات سے آنسو بہا رہی تھیں۔ فرشتوں کی بات کہ کیا تم اسے نہیں جانتے؟ کی صدا بار بار میرے کانوں میں گونج رہی تھی۔ ایسے میں اچانک مجھے چار سال قبل دیکھا جانے والا وہ رؤیا یاد آگیا جس میں میں نے ایک ہندوستانی کو دیکھا تھا جو مجھے روضہ ٔ رسول ﷺ پر لے کر گیا تھا۔ اور میرے دل میں خیال گذرا کہ ہو نہ ہو یہ صادق وہی ہندوستانی ہے جو رؤیا میں مجھے روضہ ٔ رسول ﷺ پر لے گیا تھا۔۔ اس بات نے میرے دل میں حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی صداقت کے بارہ میں ایسا قوی ایمان راسخ کردیا جس کے سامنے پہاڑ بھی ہیچ ہیں۔ چنانچہ میں نے فوراً انٹر نیٹ کی سہولت حاصل کی اور بیعت ارسال کردی۔۔۔حضور علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کے دوران اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت سے رؤیائے صالحہ سے نوازا۔ ۔۔یہ رؤیائے صالحہ میری مزید ایمانی قوت اور روحانی ترقی کا باعث ٹھہرے۔ ۔۔پھر میری بیوی بچوں بھی حق کو پہچان کر اس سفینہ ٔ نجات میں سوار ہوگئے۔ جب میں نے اپنے ایک بھائی کو ظہور امام مہدیؑ کے بارہ میں بتایا تو اس نے گالی گلوچ اور لعن طعن کی راہ اختیار کی اور امام مہدی کی تکذیب کی اور میری تکفیر کا بھی فتویٰ دے دیا۔

اس کے بعد میں اپنی سابقہ صوفی جماعت کے درویشوں کے پاس گیا۔ مجھے وہاں جاکر معلوم ہوا کہ ان میں سے چند ایک کو نہ صرف حضور علیہ السلام کے دعویٰ کا علم تھا بلکہ انہوں نے ایم ٹی اے بھی دیکھا تھا لیکن انہوں نے یہ بات دیگر مریدوں سے چھپائی تھی۔ جب میں نے انہیں ظہور امام مہدی کی خبر سنائی تو انہوں نے میری بات سن کر خاموشی اختیار کرلی۔۔۔ میں نے کہا۔۔اگر کوئی اعلان کرتا ہے کہ وہ وہی امام مہدی ہے جس کی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی تو اس کے بارہ میں آپ کو ہمیں بتانا

چاہیئے تھا۔ تاہم اس کی سچائی کے بارہ میں تحقیق کرکے کسی فیصلہ پر پہنچتے۔ کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہ تھی بلکہ اس شخص کی بعثت کی بات تھی جس کے بارہ میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تاکیدی نصیحت فرمائی ہوئی ہے کہ خواہ برف کے پہاڑوں پر سے بھی چل کر جانا پڑے تب بھی جاکر اس کی بیعت کرنا۔۔۔بہرحال میں نے اس دن انہیں خیر آباد کہا اور دوبارہ کبھی وہاں نہ گیا۔۔ اس کے بعد ہر روز میری زندگی بہتر سے بہتر ہونے لگی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خاص محبت میرے دل میں ڈالی گئی اور آپ سے ملنے کی تڑپ ہر آن مجھے بے قرار کرتی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ اسے پورا کرے۔ آمین۔

میری نصرت کیجئے

یا الٰہی آپ ہی اب میری نصرت کیجئے

کام ہیں لاکھوں مگر ہے زندگی مثل حباب

کیا بتاؤں کس قدر کمزوریوں میں ہوں پھنسا

سب جہاں بیزار ہو جائے جو ہوں میں بے نقاب

میں ہوں خالی ہاتھ مجھ کو یونہی جانے دیجئے

شاہ ہو کر آپ کیا لیں گے فقیروں سے حساب

(حضرت مصلح موعودؓ)

Brev fra

Prinsesse Martha Louise og

Ari Behn

24 mai 2002

DET KONGELIGE HOFF

Madjlis Ansarullah
V/Maqsood A. Virk
Jacobine Ryes v. 21
0987 OSLO

Deres ref.:	Vår ref.:	Arkivkode:	Dato:
	200202263-2	674	29. august 2002

Prinsesse Märtha Louise og Ari Behn har bedt meg takke for bøkene de hadde gleden av å motta i anledning bryllupet 24. mai 2002.08.29

Med hilsen

Mari Sørli
Prinsessens sekretær

DET KONGELIGE SLOTT, DRAMMENSVEIEN 1, 0010 OSLO - TELEFON 22 04 87 00 - FAX 22 04 87 90

AKERS AVIS GRORUDDALEN - den lokale budstikke

ONSDAG 25. JUNI 1997 http://www.akersavis.no/

Torgmøte på Stovner

- Kjærlighet mot alle

FREDELIGE: - Islam er en fredelig religion, sier Tuqir Virk, og får støtte fra kvinnene Nusrat Munir (t.v.) og Nuzeena Maqsood. Her på standen utenfor Stovner senter.

Temperaturen steg flere hakk utenfor Stovner senter da temaet religion ble brakt på bane. «Kjærlighet mot alle, ikke hat mot noen», var slagordet da Islams menighet Ahmadiyya ville formidle sitt syn.

HARALD RØNNING

- Som muslim blir jeg fortsatt møtt med mange fordommer, mener Tuqir Virk.

- Enkelte tror at muslimer flest står for vold, blodhevn og hat mot andre religioner. Dette er helt feil. Muslimer er som folk flest.

For å endre folks oppfatninger holder Tuqir og andre medlemmer i Ahmadiyya-menigheten stand rundt om i Oslo hver helg.

- Målet er å gi folk et riktigere bilde av Islam og hva muslimer står for, sier han.

FREDELIG RELIGION

I motsetning til hva mange tror, åpner ikke Islam for vold og religiøs krig. Påstår man dette, har man tolket Koranen feil. Islam er i seg selv en fredelig religion, den bar bare blitt misbrukt i mange sammenhenger. Slik er det også med kristendommen.

- Dessuten er det feil at Islam hindrer oss i å tilpasse oss det norske samfunnet. I følge Koranen skal vi være innstilt på å følge loven i det landet vi bor i.

HEFTIGE DISKUSJONER

Ahmadiyyas fremstøt gikk ikke upåaktet hen. Forbipasserende stoppet opp, og flere ble revet med da diskusjonene tok til. Alt fra forskjellige profeter, sitater fra Bibelen og Koranen, samt ulike syn på hvorvidt voldsbruk kan aksepteres i nødverge, ble drøftet og endevendt.

En av de ivrigste debattantene var Åge Bergseth, som er medlem av Jehovas Vitner.

- Sannheten er å finne i Bibelen, var hans syn.

- Men denne må tolkes riktig, ellers kan det bære galt avsted.

OM FORFØLGELSE

Men selv om diskusjonen til tider ble amper, var det ingen tegn til fiendskap mellom debattantene.

- Det må gå an å diskutere religiøse temaer uten å bli uvenner, mente Tuqir Virk.

Heller ikke Åge Bergseth hadde noen vanskeligheter med å si seg enig i dette.

- Det er når kommunikasjonen stopper opp at problemene oppstår. For om man har ulike standpunkter, må man kunne omgås og være i stand til å prate sammen i fred og fordragelighet.

Viktigheten av dette har Tuqir Virk og hans familie fått føle på kroppen. I Pakistan, deres opprinnelige hjemland, blir muslimer tilsluttet Ahmadiyya forfulgt.

RINGEN: Viser Tuqir Virk seg utendørs med en slik ring i Pakistan, kan han bli fengslet på ubestemt tid. Hevder han.

De blir nektet å be, de har ikke lov til å holde større forsamlinger. Videre blir de nektet pilegrimsferd, da de ikke regnes som «rette» muslimer av de på toppen: myndighetene.

Tuqir Virk viser fram en ring, med inskripsjonen «Er ikke Gud nok for sin egen tjener?».

Ringen er et symbol på at man tilhører Islams Ahmadiyya-menighet.

Viser man seg offentlig med en slik ring i Pakistan, kan man bli fengslet på ubestemt tid.

Hevder han.

Ahmadiyya

Islams Ahmadiyya menighet er den norske delen av Ahmadiyya-bevegelsen i Islam, som ble grunnlagt av Hadhrat Mirza Ghulam Ahmad i 1889.

Han levde i Qadian i India fra 1835 til 1908, og sto fram som den utlovede Messias og Mahdi, og som oppfyllelse av frelsesprofetiene i alle store religioner.

I mange muslimske land godtas ikke Hadhrat Mirza Ghulam Ahmads lære, og muslimer som slutter seg til denne tillegges ikke status som «rette muslimer». Dette har resultert i forfølgelser og overgrep.

En klip fra Akers Avis

Onsdag 25. juni 1997

alsar.no

STATSMINISTEREN

Madjlis Ansarullah Norge
CH. Maqsood A. Virk
Jacobine Ryesvn. 21
0987 OSLO
Oslo, 22. november 2001

Takk for brev med hyggelig hilsen vedlagt Koranen og Islams svar på vår tids spørsmål.

Med vennlig hilsen

Kjell Magne Bondevik

Brev fra tidligere statsminister

Kjell Magne Bondevik

22.nov. 2001

Vår dato 22. november 2001	Vår referanse maag/16301
Deres dato 12. november 2001	Deres referanse

Madjlis Ansarullah Norge
V/ Maqsood A. Virk
Jacobine Reys vn. 21

0987 Oslo

Kjære alle i Madjlis Ansarullah Norge

Tusen takk for hyggelig brev. Det var en fin hilsen å få etter avgangen som statsminister.

Vennlig hilsen

Jens Stoltenberg

Postadresse: Stortinget, 0026 OSLO - Telefon 23 31 - Telefax 23 31

Brev fra

Tidligere

Statsminister

Jens Stoltenberg

22. nov. 2001

«…, sannelig, i Allahs ihukommelse finner hjertene ro (og fred).»

Det står et annet sted i Koranen: *«Vi tilhører Allah, og til Ham vender vi tilbake.»* (sure 2, vers 157)

Vårt fjerde overhode, kalif, Hadrat Mirza Tahir Ahmad, sier om dette: *«Det er få som forstår at denne tilbakevendingen det her er tale om, ikke er fysisk, men åndelig. Den sier oss ikke bare noe om de faktiske forhold; den minner oss også på selve hensikten med menneskets skapelse. Liksom en laks ikke finner fred før den finner tilbake til sin opprinnelse, til gyteplassen, - kan heller ikke mennesket finne fred før det åndelig vender tilbake til skapelsens kilde.»*

Videre sier han:

«Uten at vi vender tilbake til Gud, kan vi ikke finne fred, og uten at vi har denne freden, kan heller ikke samfunnet oppnå fred.»

KOLESTEROL

Kolesterol er et lipid, (fettstoff) som finnes i alle mammalske celler. Navnet kommer fra gresk *chole* som betyr galle og *stereos*, fast; når man først identifiserte stoffet, var det i fast form i gallesteiner. Det kjemiske suffikset *-ol* står for at stoffet er en alkohol.

Kolesterol er en sterol (undergruppe av steroider) som syntetiseres hovedsakelig i leveren. Det er en viktig byggesten for alle cellemembraner og forløper for kjønnshormoner, binyrebarkhormoner, gallesalter og vitamin D. Selv om kolesterol kan syntetiseres av kroppens egne celler, blir også noe tatt opp fra kosten.

Kolesterol er nærmest uløselig i vann og følgelig også i blodet. For at kolesterol skal kunne transporteres rundt i kroppen pakkes det derfor inn i såkalte lipoproteinpartikler. Disse har en vannløselig overflate bestående av fosfolipider og proteiner (apolipoproteiner) og en hydrofob kjerne bestående av esterifisert kolesterol og triglyserider. De mest kolesterolrike av lipoproteinpartiklene er low-density lipoprotein (LDL), og disse inneholder 70% av kolesterolet i blodet. LDL-kolesterolet blir ofte referert til som "det dårlige kolesterolet" fordi forhøyet konsentrasjon av LDL-kolesterol er en viktig risikofaktor for hjerte- og karsykdom.

Såkalte livsstilsfaktorer påvirker kolesterolnivået. For personer med høyt kolesterol anbefales bl.a røykeslutt, økt fysisk aktivitet, begrenset alkoholinntak, kostholdsbevissthet og vektkontroll. I kontrollerte forsøk har kostholdsendringer alene gitt opptil 15% reduksjon i kolesterolnivået.

Statiner er den vanligste formen for kolesterolsenkende legemidler. Disse virker ved å redusere cellene egen produksjon av kolesterol ved å inhibere enzymet HMG-CoA reduktase. Når cellene ikke er i stand til å produsere kolesterol selv, øker de i stedet opptaket av kolesterolholdige LDL-partikler fra blodet. En moderat dose statin kan redusere LDL-kolesterolet med 30% .

rettferdige blant dere har størst ære hos Allah, for Allah er Allvitende og kjenner alle ting"

Hele menneskeheten har ifølge Koranen felles opphav. Vi er alle i slekt. Det eneste kriteriet for å være æret i Allahs øyne, er å være rettferdig. Her er det snakk om å være æret i Guds øyne. For det er kun Gud som vet hvem som er rettferdig, kun Han kjenner menneskers hjerter.

Flere steder peker Koranen på at forskjellen i menneskers hudfarge er Guds tegn: «*Og blant Hans tegn er himlenes og jordens skapelse, og forskjellen i deres språk og farge. Sannelig, i dette er det tegn for dem som har viten.* (sure 30, vers 23).

Islam fordømmer rasisme og klassehat på det sterkeste. I Koranen står det: "*Å dere som tror, la ikke noe folk spotte et annet, kanskje er de bedre enn dem, og la ikke kvinner spotte andre kvinner, kanskje er de bedre enn de er. Og tal ikke ille om deres eget folk og gi ikke hverandre kallenavn. Ondt er det med et skjendig navn etter (å ha antatt) troen. Og de som ikke angrer, er synderne*" (sure 49, vers 12).

Profeten Muhammads eget eksempel er også en viktig kilde til kunnskap om islam og hva islam sier om rasisme. Under sin siste preken ved sin siste pilegrimsreise, da, sa han:

"*Alle mennesker, uansett hvilken nasjon eller stamme de tilhører eller hvilken stilling de har i livet, er like mye verd … En araber er ikke mer verdt enn en ikke-araber, heller ikke er en ikke-araber mer verdt enn en araber. En hvit mann er på ingen måte bedre en svart mann, og heller ikke er en svart mann bedre enn en hvit, dette avgjøres bare av hvordan de oppfyller sine forpliktelser overfor Gud mennesker.*»

Rasisme og klassehat er en sentral kilde til ufred på jorden. Islams bidrag er å uttrykke klart og tydelig at alt dette ikke har noen verdi i Allahs øyne, og derfor bare er ondskap.

Islam og individuell fred

Tiden er veldig knapp, og jeg kan derfor kun si noe veldig kort om dette. Selv om dette kanskje er det viktigste punktet. Islam lærer at mennesket er skapt for å tilbe Allah. Dypt i menneskets sjel ligger en lengsel etter det Skaper. Islam lærer at sann fred og lykke oppnås gjennom forbund og kjærlighet med Gud. Materiell velstand og komfort kan ikke frembringe fred i hjertet.

Således erklærer Koranen i sure 13, vers 29:

handlemåte skjønn for dem. Deretter er deres tilbakevendelse til deres Herre, og Han vil da meddele dem det de pleide å gjøre.

Det er altså Gud alene som skal dømme oss, og når det gjelder vår tro er vi kun ansvarlige overfor Gud. Derfor lærer også islam at det skal herske full religionsfrihet:

Det er ikke tvang i religionen, for sannheten er visselig lett å skjelne fra løgnen (Koranen, sure 2, vers 257).

Ifølge den Hellige Koran har ingen religion i denne verden monopol på frelse. Selv om nye sannheter åpenbares og menneskene skjenkes nytt lys, vil der være dem som uten selv å være skyld i det fortsatt vil leve i uvitenhet om det, og der vil være dem som forsøker å leve et liv i sannhet selv om de har arvet falske ideologier. Gud vil ikke nekte disse mennesker frelse. Ved å vise respekt og forståelse for annerledestroende, bidrar islam til å skape fred og forsoning mellom ulike religiøse grupper. Dette trenger vi mer enn noen gang i disse dager.

Islams bidrag til sosial fred

Islams bidrag på dette området er stort. Her skal jeg kun si noe kort om rasisme. Rasisme betegner oppfatningen om at mennesket kan deles inn i forskjellige raser, hvorav noen er mer intelligente eller har andre egenskaper som gjør dem mer verdifulle enn andre. Rasistiske oppfatninger brukes av noen til å legitimere diskriminering rettet mot grupper eller individer med annen etnisk bakgrunn enn dem selv. Historisk sett skyldes svært mye menneskelig lidelse en eller annen form for rasisme. Man kan si at rasisme bærer i seg den største faren for verdensfreden.

Islam er en universell religion. Med det menes det at den er for hele verden, for alle mennesker. Den er ikke begrenset til ett bestemt folk eller geografisk område. Araberne blir ikke erklært for å være et bestemt utvalgt folk, som islam har kommet til. I den hellige Koranen blir Profeten Muhammad befalt å si: "*Si: Å menneskehet, jeg er visselig et sendebud til dere alle fra Allah.*" (Sure 6, vers 159). Profeten Muhammad[sa] er således blitt befalt å henvende seg til hele menneskeheten, ikke kun en bestemt etnisk gruppe eller stamme. Koranen henvender seg også til hele menneskeheten med sitt budskap.

Hva sier islam om ulike etnisiteter? I Koranens sure 49, vers 14 står det:

"*Å dere mennesker, Vi har visselig skapt dere av mann og kvinne og gjort dere til folk og stammer, for at dere må kjenne hverandre. Sannelig, den mest*

Islam anerkjenner andre religioners guddommelige opprinnelse. Videre står det i sure 5, vers 70:

Sannelig, de som tror (på Muhammad som Guds Sendebud), og jødene og sabierne og de kristne, de som tror på Allah og den ytterste dag og handler rettferdig, over dem skal der ikke komme frykt, og de skal ikke sørge.

Dermed hevder ikke islam at den alene har sannheten mens andre religioner ikke besitter noe som helst av den. Tvert imot erklærer den at gjennom alle tider, i alle deler av verden, har Gud fylt menneskenes åndelige og religiøse behov ved å oppreise sendebud som forkynte det budskapet Gud ga dem til det folk de var oppreist blant og utsendt til.

I sure 16, vers 37, står det:

Og Vi oppreiste visselig et sendebud blant ethvert folk (med budskapet) Tilbe Allah og sky enhver opprører.

Videre erklærer Den hellige Koranen at «Å du Guds Profet, du er ikke den eneste profet i verden». Vi leser følgende i sure 40, vers 79:

Vi har visselig sendt sendebud før deg. Blant dem er der noen Vi har fortalt deg om, og blant dem er der noen Vi ikke har fortalt deg om.

Å anerkjenne religionenes felles guddommelige opprinnelse er et stort bidrag til å skape forsoning og fred mellom ulike religiøse grupper. Denne anerkjennelsen er en viktig grunn til at man ikke finner muslimer som spotter for eksempel Jesus, Buddha, Moses eller Krishna (fred være med dem alle). Tvert om er muslimene pålagt å ære og elske disse Guds profeter.

Grunnleggeren av Ahmadiyya-menigheten, Hadrat Mirza Ghulam Ahmad[as], skriver om dette temaet:

Vi taler aldri negativt om andre folks profeter. Tvert om tror vi at med hensyn til alle profeter som har kommet til de ulike folkeslag i verden, og er blitt akseptert av titalls millioner, og kjærlighet for dem og deres storhet er blitt grundig etablert i en del av verden, og denne tilstanden av hengivelse og kjærlighet for dem har vart gjennom tidene, er dette tilstrekkelig bevis for deres sannferdighet.

Når det gjelder avguder, er også muslimene blitt befalt å ikke snakke stygt om disse. Dette sårer folk, og vil skape religiøs ufred. Således leser vi i Koranens sure 6, vers 109:

Og tal ikke nedsettende om dem de anroper i stedet for Allah, ellers vil de spotte Allah av fiendskap og uten viten. Slik har Vi for ethvert folk gjort deres

Islam er fredens religion

(Det er en tale på Religionenes dag 2015 av Hamzah Ahmed Nordahl-Rajpoot sahib)

Jeg bevitner at ingen er verdig tilbedelse utenom Allah, Han er én og har ingen like, og jeg bevitner at Muhammad er Hans tjener og sendebud.

Bismillahir-rahmanir-rahim

I Allahs navn, den Nåderike, den Barmhjertige

Til tross for vår store materielle fremgang, og vitenskapelige og teknologiske utvikling, er den absolutt mest fremtredende sykdom verden lider under i dag, mangel på fred.

Menneskeheten er rammet av en dyp fortvilelse. Kilden til ufred finnes rundt oss, i kriger og konflikter, i terror og miljøkatastrofer. Men kilden til ufred finnes også inni oss. I hjertene. Ytre begivenheter fører til indre uro og ufred, og indre uro og ufred fører til ytre konflikt og ufred. Mennesker skaper ufred, og ufred skaper uro og frykt i hjertene. For å skape en mer fredelig verden, må man derfor rette oppmerksomheten både mot ytre og indre fred.

Islam har som mål å skape fred både på det samfunnsmessige og på det individuelle plan. Den sanne betydning av selve ordet Islam er fred. På en konsis og svært vakker måte uttrykker dette ene ordet all Islams lære og alle dens holdninger. Islam er fredens religion. Dens lære garanterer mennesket fred på ethvert område av dets liv.

Dette emnet er veldig stort, så jeg har derfor valgt ut noen få områder som jeg kort skal berøre:

- Inter-religiøs fred og harmoni
- Sosial fred
- Individuell fred

Islam og Inter-religiøs fred og harmoni

Islams hellige bok Koranen lærer at Allah har sendt profeter til alle folkeslag gjennom tidene.

I Koranens sure 35, vers 25, leser vi:

Vi har sannelig sendt deg med sannheten, som en forkynner av gledelig nytt og som en advarer. Og der finnes ikke noe folk unntatt en advarer har vært blant dem.

اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ
وَّزِيْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي
الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ ۭ كَمَثَلِ غَيْثٍ
اَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهٗ ثُمَّ يَهِيْجُ
فَتَرٰىهُ مُصْفَرًّا ثُمَّ يَكُوْنُ حُطَامًا ۭ
وَفِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيْدٌ ۙ وَّمَغْفِرَةٌ
مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانٌ ۭ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ
اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ٢١

(AL-HADID 21)

Vit at livet i denne verden kun er en lek og tidsfordriv og pynt, og (en kilde til) skryt blant dere selv og streben etter å få mest mulig av rikdommer og barn. (Dette livet er) som regn, som frembringer vekster som gleder de vantro. Deretter ernærer de (seg), og du ser dem bli gul. Deretter blir de til (verdiløs) halm. Og i det kommende er det en streng straff, men (også) tilgivelse fra Allah og velbehag (fra ham). Og livet i denne verden er ingenting annet enn midlertidig nytelse av bedragerske ting.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ١

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا
تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا ۗ وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ
بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ ٦

اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا ۗ
اِنَّمَا يَدْعُوْا حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ
السَّعِيْرِ ۗ ٧

(AL-FATIR 6-7)

Å dere mennesker, Allah løfte er visselig sant. La da ikke det nærværende liv bedra dere, og la ikke bedragerne bedra dere angående Allah.

Sannelig, Satan er en fiende av dere; ta ham da som fiende. Sannelig, han kaller kun sitt parti i den hensikt, at de skal bli beboere av den flammende ild.

Pensum for den 30. Årlige Nasjonal Ijtema

Den 4. Og 5. Juni 2016

Resitasjon fra Koranen: Sura Al-Saff vers 14-15
Sura Al-Djumu´ah vers 1-5

Hifz-e-koran: Sura Al-Ja-Sin

Nazm (Maks 3 vers fra): Durr-e-Samin (Ik na ik din pesh ho ga to fana ke samne)
Kalam-e-Mahmood (Teri mohabbait med mere pyare)
Kalam-e-Tahir (Waqt kam hai buhat hai kam shallo)

Tale (tid 3 til 5 min): Både på urdu og norsk, men begge vil ha forskjellige emner.

Emner:
1. Den hellige profetens liv som den sannferdige og den trofaste
2. Gudsenhet
3. Etablering av fred
4. Et lykkelig familie liv

Tale uten forberedelser: Emne vil bli gitt på stedet (tid 2 til 3 minutter)

Kunnskapskonkurranse: Etter pensum for Ansarullah og generell kunnskap

Bait-Bazi: Poesi konkurranse fra:
Durr-e-samin, Kalam-e-mahmood
Durr-e-adan, Kalam-e-tahir

Skriftlig oppgave: Emne: Islams første grunnpilar - Trosbekjennelse
PS! Siste innleverings dato er 15. Mai 2016
(minimum 1000 ord)
Leveres i postboksen til Sadr Majlis Ansarullah.

Sportskonkurranser:
Fotball
Kulekast
Tautrekning
Håndleddsgrep
Løp 50 meter for Saff 1
Løp 100 meter for Saff 2
Badminton

Den 30. Årlige Nasjonal Ijtema 2016
Program for Majils Ansarullah Norge

Dag 1. Lørdag 4. Juni 2016

Kl. 03.00	Tahajjud – Fajr bønn og Zikr-e-Habib (Dars)
Kl. 10.30	Registrering
Kl. 11.00	Åpningssesjon
	Resitasjon av den hellige Koranen med urdu og norsk oversettelse
	Ed
	Dikt
	Åpningstale og stillebønn
	Generelle opplysninger av Qaid-e-umumi
Kl. 12.00	Sportskonkurranser
	Løp 50 meter – Saff 1, løp 100 meter – Saff 2
	Fotball, kulekast, tautrekning, håndleddsgrep og badminton
Kl. 16.00	Bønn og matservering
Kl. 17.00	Kunnskapskonkurranse:
	Resitasjon av den hellige Koranen
	Memorering av Koranen
	Religiøs kunnskapskonkurranse mellom majalis
	Bait-bazi konkurranse

Alle Ansar bør overnatte i Baitun-Nasr moské

Dag 2. Søndag 5. Juni 2016

Kl. 03.00	Tahajjud – Fajr bønn og Zikr-e-Habib (Dars)
Kl. 10.30	Registrering
Kl. 11.00	Kunnskapskonkurranser
	Dikt
	Tale (urdu og norsk)
	Tale uten forberedelse
Kl. 14.00	Resterende sportskonkurranser
Kl. 15.00	Bønn og matservering
Kl. 16.00	Avslutningssesjon ledet av Amir sahib og utdeling av premier

Ansar ullah
Norge
2015

Majlis Ansarullah Norway

75 års jubileum

(1940-2015)

ansar.no